REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۲۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN — 143516.

۴ رمضان ۱۴۰۳ھ — ۱۶ احسان ۱۳۶۲ ہش — ۱۶ جون ۱۹۸۳ء

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۲ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۹/۶/۸۳ کو ربوہ سے قادیان پہنچنے والے ایک مہمان کے ذریعہ ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:- "حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"۔ احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر اور عظیم مقاصد میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۲ احسان (جون)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے انچارج وقفِ جدید، جنوبی اور شمالی ہند کا مالی دورہ مکمل کرنے کے بعد مورخہ ۸۳/۶/۶ کو اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ تبلیغی و تربیتی دورہ کے بعد مورخہ ۸۳/۶/۱۱ کو بخیر و عافیت قادیان تشریف لے آئے۔

● قادیان ۱۲ احسان (جون)۔ آج مقامی طور پر رمضان کا چاند نظر آنے پر بعد نمازِ عشاء مسجد اقصیٰ میں نمازِ تراویح ادا کی گئی۔ واضح رہے کہ حسبِ سابق امسال بھی مسجد اقصیٰ میں نمازِ تراویح پڑھانے کی خدمت عزیزم مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر کے سپرد کی گئی ہے۔

# رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکات اور رحمتیں لیکر آتا ہے

## روزے دُکھ سے بچنے، گناہوں سے محفوظ رہنے اور لقائے الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔!!

ارشادات سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"جب تک تواتر اور تسلسل نہ ہو صحیح مشق نہیں ہو سکتی۔ ہر مہینہ میں اگر ایک دو دن کا روزہ رکھ دیا جاتا تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا تھا۔ ایک وقت کے کھانے میں تو بعض اوقات سیر وغیرہ کے باعث بھی دیر ہو جاتی ہے یا بعض اوقات اور مصروفیتوں کے باعث بھی کھانا نہیں کھایا جا سکتا۔ مگر کیا اس سے بھوک اور پیاس کو برداشت کرنے کی عادت ہو جاتی ہے؟ حکومت بھی فوجیوں سے متواتر مشق کراتی ہے۔ یہ نہیں کہ ہر مہینہ میں وہ ایک دو دن ان کی مشق کے لئے رکھ دے۔ غرض جو کام کبھی کبھی کیا جائے اس سے مشق نہیں ہو سکتی۔ مشق کے لئے مسلسل کام کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پورے ایک ماہ کے روزے مقرر فرما دیئے تاکہ مومنوں کو خدا تعالیٰ کے لئے بھوکا پیاسا رہنے اور رات کو عبادت کے لئے اُٹھنے اور دن کو ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کی عادت ہو۔ اور ان کی روحانی صلاحیتیں ترقی کریں۔

غرض رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکات اور خاص رحمتیں لیکر آتا ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کے انعام اور احسان کے دروازے ہر وقت ہی کھلے رہتے ہیں۔ اور انسان جب چاہے ان سے حصہ لے سکتا ہے صرف مانگنے کی دیر ہوتی ہے۔ ورنہ اس کی طرف سے دینے میں دیر نہیں لگتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہاں بندہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر بعض دفعہ دوسروں کے دروازہ پر چلا جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے بعد ایک عورت کو دیکھا کہ وہ پریشانی کے عالم میں اِدھر اُدھر پھر رہی ہے۔ اُسے جو بھی بچہ نظر آتا وہ اُسے اُٹھا کر اپنے گلے سے لگا لیتی اور پیار کر کے چھوڑ دیتی۔ آخر اسی طرح تلاش کرتے کرتے اُسے اپنا بچہ مل گیا۔ اور وہ اُسے لے کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا اس عورت کو اپنا بچہ ملنے سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی اللہ تعالےٰ کو اپنے گمشدہ بندے کے ملنے سے خوشی ہوتی ہے۔ سو اس رحیم و کریم ہستی سے تعلق پیدا کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ ہر گھڑی رمضان کی گھڑی ہو سکتی ہے۔ اور ہر لحہ قبولیتِ دعا کا لحہ بن سکتا ہے۔ اگر دیر ہوتی ہے تو بندہ کی طرف سے ہوتی ہے۔

لیکن یہ بھی اس کے احسانات میں سے ہے کہ اُس نے رمضان کا ایک مہینہ مقرر کر دیا تاکہ وہ لوگ جو خود نہیں اُٹھ سکتے اُن کو ایک نظام کے ماتحت اُٹھنے کی عادت ہو جائے۔ اور اُن کی غفلتیں اُن کی ہلاکت کا موجب نہ ہوں۔

پس یاد رکھو کہ روزے کوئی مصیبت نہیں ہیں۔ اگر یہ کوئی دُکھ کی چیز ہوتی تو انسان کہہ سکتا تھا کہ میں دُکھ میں کیوں پڑوں۔ لیکن جیسا کہ اُوپر بتایا جا چکا ہے، روزے دُکھوں سے بچانے اور گناہوں سے محفوظ رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی لقاء کے حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اور گو بظاہر یہ ہلاکت کا باعث معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ انسان فاقہ کرتا ہے۔ جاگتا ہے۔ بے وقت کھانا کھاتا ہے۔ جس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے اور پھر ساتھ ہی اس کے یہ احکام بھی ہیں کہ صدقہ و خیرات زیادہ کرو۔ اور غرباء کی پرورش کا خیال رکھو۔ مگر یہی قربانیاں ہیں جو اُسے خدا تعالیٰ کا محبوب بناتی ہیں۔ اور یہی قربانیاں ہیں جو قومی ترقی کا موجب بنتی ہیں۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ ص ۳۸۲، ۳۸۳)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید سارہی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۶ر احسان ۱۳۶۲ ہش

# عظمتوں اور برکتوں والا مہینہ

ماہِ رمضان المبارک اپنے اندر ایک ایسی زبردست رُوحانی کشش رکھتا ہے کہ ماہِ شعبان ختم ہوتے ہی مومن کی نگاہ وفورِ شوق سے آسمان کی طرف اُٹھ جاتی ہے۔ اور جیسے ہی شام کے سُرمگیں سایوں میں پہلی رات کے چاند کے انتہائی تیکھے اور خفیف سے نقوش دِکھائی پڑتے ہیں، ہر طرف مسرت و انبساط کی ایک عجیب سی لہر دوڑ جاتی ہے۔

کچھ ایسی ہی ناقابلِ بیان بےتابی، انتظار اور شدّتِ اشتیاق کی ملی جُلی کیفیت آج بھی پُورے ماحول پر مُسلّط ہے۔ ہر شخص کو انتہائی بےچینی کے ساتھ اُس ماہِ مقدّس کی آمد آمد کا انتظار ہے جسے غیر معمولی انوار و فیوض کا حامِل ہونے کی وجہ سے عالمِ رُوحانیت کا موسمِ بہار کہا جاتا ہے۔ ہاں وہی مبارک و مسعود مہینہ جس کی بے شمار عظمتوں اور برکتوں میں سے بعض کی تعیین کرتے ہوئے حضور سرورِ کائنات و فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا:—

"لوگو! تمہارے پاس عظمت اور برکت والا مہینہ آرہا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزاروں مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اِس مہینے کے روزے فرض کر دیئے ہیں۔ اور رات کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ اس میں نفلی عبادت کا ثواب اور دنوں کی فرض عبادت کے برابر ہے۔ یہ مہینہ باہمی غم خواری اور ہمدردی کا مہینہ ہے۔ اس میں مومن کا رزق بڑھتا ہے...... اِس مہینے کا اوّل حصّہ رحمت، درمیانی حصّہ مغفرت اور آخری حصّہ جہنّم سے چھٹکارا حاصِل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔" (مِشکوٰۃ)

الحمد للہ ثمّ الحمد للہ کہ رُوحانی عظمتوں اور برکتوں کا حامِل یہ عظیم الشان مہینہ ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں جلوہ گر ہو رہا ہے۔ اُمیدِ واثق ہے کہ جب تک یہ شمارہ قارئین کے ہاتھوں میں پہنچے گا، ہم اِس ماہِ مبارک کے پہلے عشرہ میں قدم رکھ چکے ہوں گے۔ اور ہر فردِ جماعت اس ماہِ مقدّس کی بےشمار آسمانی رحمتوں کو اپنے اپنے دامنِ استعداد میں سمیٹنے کی بھرپُور سعی شروع کر چکا ہوگا۔ خُدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

جُستجو اور سعی کے ان بیش قیمت لمحوں میں ہمیں اِس حقیقت کو ہر آن اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں روزوں کا بابرکت نظام تزکیۂ نفس اور تجلّیٔ قلب کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ جس سے انسان کی کشفی حالت ترقی کرتی اور اُسے غیب سے ایسی عظیم الشان بصیرت عطا ہوتی ہے کہ مومن عرش کے خُدا کا مُشاہدہ کر لیتا ہے۔ مگر اس جلیل القدر رُوحانی مقام تک پہنچنے کے لئے ایک بھاری اور کڑی شرط کا پُورا کرنا انتہائی ضروری ہے جسے سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بایں الفاظ بیان فرمایا ہے:—

"روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مقصد نہیں کہ اِنسان بھُوکا رہے۔ بلکہ خُدا کے ذِکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ اِن ایّام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور اِن ضرورتوں سے اِنقطاع کر کے تبتّل اِلی اللہ حاصِل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اُس نے رُوحانی روٹی کی پروا نہیں کی۔ ...... خُدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اُسی کی توفیق سے کھُلتے ہیں۔" (بدر ۱۰ر جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵)

کیا ہی خوش نصیب ہے وہ شخص جو اِس مُبارک مہینہ سے پورا پورا فائدہ اُٹھا کر اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کی ابدی جنّتوں میں داخل ہونے کا استحقاق حاصِل کرتا ہے۔ پس آئیے! ہم ایک مرتبہ پھر اپنی کمرِ ہمّت کس لیں اور خدا تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دُعاؤں کے ساتھ اِس ماہِ مقدّس کی برکات سے پُورے طور پر متمتع ہونے کا عہد کریں ؎

اِک زمانہ کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خُدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

خورشید احمد انور

# حضرت امیر مُعاویہ رضؓ

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخِ احمدیت کی تقریر بر موقع سالانہ اِجتماع مجلسِ انصار اللہ ۱۹۸۲ء سے متاثر ہو کر ——!!

معاویہ ابنِ ابی سُفیانؓ، صحابیؓ نبیؐ
کاتبِ آیاتِ قرآنِ خداوندِ قوی

دودمانِ اُمیّہ کے تھے وہ ناز و افتخار
فنِ حرب و ضرب میں وہ طاق تھے اور ہوشیار

اُمّ حبیبہؓ اُن کی ہمشیرہ تھیں اُمّ المؤمنینؓ
ہیں اسی نسبت سے کہلاتے وُہ خال المسلمیں

پیچ و خم راہِ سیاست کے تھے وہ خوب آشنا
مملکتِ اسلام کے تھے بن گئے فرماں روا

---

خوابِ شیریں کے مزے وہ لے رہے تھے ایک شب
یہ ہُوا محسوس اُنہیں کہتا ہے کوئی "اُٹھئے اب

ہونے والی ہے نمازِ فجر کی بانگِ اَذاں!
کیجئے جلدی وضو اور سُوئے مسجد ہوں رواں

تاکہ حاصِل ہو نمازِ باجماعت کا ثواب
چھوڑیئے یہ نرم بستر اُٹھ بھی چلئے اب شتاب"

---

آنکھ جب اُن کی کھُلی دیکھا کھڑا ہے مردِ پیر
ہو گئے ششدر و حیراں صاحبِ تاج و سریر

اس سے یہ پوچھا کہ اَے تسبیح بدست و دلق پوش
دیں کے کاموں میں تو لگتا ہے بظاہر سخت کوش

پہرے داروں کی بچا کر آنکھ کیسے آ گیا
خوابگاہ میں میرے اور تو ہے نہ میرا آشنا

باادب ہو کر کہا اَے بادشاہِ ذی وقار
مَیں وُہ ہوں کہتی ہے دُنیا جس کو شیطاں نابکار

یہ کیا دریافت اُس سے اے عدُوِّ اِنس و جاں
نیکی کی جانب کرے مائل تری فطرت کہاں

ہنس کے شیطاں نے کہا کہ اَے شہِ عالی تبار
آدمی بنتا بُرا ہے جب ہُوا میرا شکار

بندگانِ حق تعالیٰ سے جہاں خالی نہیں
جو بھی رب کے ہو گئے اُن پر تو میرا بس نہیں

راہِ حق تعالیٰ میں جو ہو جاتے ہیں یکسر فنا
ایسے نیکوں پر نہیں ہوتا کبھی قبضہ مرا

کل صبح کی بات ہے کہ آپ سے غفلت ہُوئی
کہ نمازِ باجماعت فجر کی تھی رہ گئی

اس ذرا سی بات پر آپ اس قدر نادم ہوئے
بارگاہِ حق میں رو رو کر دُعا کرتے رہے

آپ کی اشکِ ندامت کا وہ سیلِ بے کنار
کھینچ کر لایا زمیں پر رحمتِ پروردگار

آپ کے کانوں میں آئی درگہِ حق سے صدا
تیری اس گریہ و زاری سے بہت مَیں خوش ہُوا

سہو تیری معاف ہے اور دس نمازوں کا ثواب
بخش دی مَیں نے تجھے اے رہروِ راہِ صواب

مل گیا جو آپ کو یہ مفت کا اِنعام ہے
ابنِ آدم کی ندامت کا عجب انجام ہے

توبہ استغفار پر جب تک رہے عامِل بشر
ہے نگاہِ حق تعالیٰ میں وہ ہر آں خوب تر

سہو و اثم و ذنب و عصیاں غلطیاں کمزوریاں
ہو ہی جاتی ابنِ آدم سے ہیں ہر زد بے گماں

جانبِ تواب جب رُخ کرتا ہے عاصی بشر
معاف کر دیتا ہے اُس کے ہر گنہ وہ دادگر

ہے غضب پر اس کے حاوی اسکی رحمت بے گماں
اس کی رحمت کا سمندر ہے وسیع اور بیکراں

حق کی جانب سے ملا جو دس نمازوں کا ثواب
دِل ہُوا میرا حسد کی آگ سے مثلِ کباب

کر رہے تھے آپ اِدھر توبہ اُدھر گِریہ و بیاں
بھیجتے تھے مجھ پہ لعنت بے حد از وہم و گماں

اب خدا کے واسطے اُٹھ جایئے فوراً شتاب
تاکہ پھر ہووے نہ ہرگز میرا یہ خانہ خراب

آپ کو ہرگز ملے نہ دس نمازوں کا ثواب
بارِ لعنت مجھ پہ ڈالا جائے نہ یوں بے حساب،

پھر ہُوا نظروں سے غائب مُتّقیِ ہادیہ
شُکرِ حق کرنے لگے حضرت امیر معاویہ

★— سیّد ادریس احمد عاجز کرمانی از یل لاہور —★

خطبہ جمعہ

# صِبغۃ اللہ کے بغیر دُنیا کی نجات ممکن نہیں ہے اور صِبغۃ اللہ آنحضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی حاصل ہو سکتا ہے

## اپنے نفوس کو اِس قابل بنائیں کہ آنحضور کے ذریعہ اللہ کے رنگ آپ کے جسم اور رُوح کے ذرّہ ذرّہ پر حاوی اور مُسلّط ہو جائیں!

## لیکن خدا تعالیٰ کا رنگ قبول کرنے سے پہلے جو بیماریاں اِس راہ میں حائل ہو جاتی ہیں اُنہیں دُور کرنا اور اُن سے بچنا ضروری ہے!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۴ صُلح ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۴ جنوری ۱۹۸۳ء بمقام مسجد دار الذکر لاہور

تشہد و تعوذ اور سُورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے اِس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً (البقرہ: ۱۳۹)

اور پھر فرمایا:-

" اللہ کا بھی ایک رنگ ہے اور اللہ سے بہتر اَور کس کا رنگ ہو سکتا ہے۔ اس مختصر سی آیت میں

### تمام نصیحتوں کا نچوڑ

بیان فرما دیا گیا۔ تمام دُنیا کی کتابوں کی نصیحتیں اکٹھی کریں اور قرآن کریم میں بیان فرمودہ نصیحتوں کی تشریحات بیان کرتے چلے جائیں۔ اس آیت کے مرکزی نقطہ کے دائرہ سے وہ نصیحتیں باہر نہیں جا سکتیں۔ فرمایا اللہ کی صفات کو اختیار کرو۔ اور ویسا بننے کی کوشش کرو۔ نصیحت کا یہ وہ مرکزی نقطہ ہے جس سے آگے تمام نصیحتیں بھی پھوٹتی ہیں اور نصیحت کرنے والے اپنے اختیار بھی لیتے ہیں۔ پس جب یہ کہا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسوہ بنایا گیا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ۲۲) تو بات حضور اکرمؐ سے شروع نہیں کی گئی بلکہ بات یہاں سے شروع کی گئی کہ یہ وہ شخص ہے جس نے اللہ کے ہر رنگ کو بہترین طور پر اپنا لیا۔ اور جس حد تک انسان کے لئے اپنی تشکیل اور تخلیق کے لحاظ سے ممکن ہے تمام صفاتِ باری تعالیٰ کو اپنے اُوپر وارد کر لیا۔ اس لئے یہ اُسوہ بنا ہے۔ ورنہ ایک انسان کو کسی دُوسرے انسان کے لئے نہ ناصح بننے کا حق ہے نہ اُسوہ بننے کا حق ہے۔ مالک سے بات پھُوٹتی ہے اور خالق سے بات چلتی ہے۔ جب تک کسی کو اللہ تعالیٰ کی نمائندگی کا حق عطا نہ ہو نہ وہ نصیحت کرنے کا اہل ہوتا ہے نہ نصیحت کرنے کا حق رکھتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے ان چند کلمات میں حیرت انگیز طور پر نصیحت کے معاملہ میں تمام حکمتیں بیان فرما دیں۔ اور اسی سے پھر آگے نصیحت سے متعلق جو ضروری ہدایات ہیں مثلاً کیا کیا چیزیں اختیار کرنی چاہئیں، اور کیا کیا نہیں کرنی چاہئیں۔ یہ تمام باتیں بھی اسی ایک چھوٹے سے جملے سے پھُوٹتی ہیں۔ فرمایا گیا، اللہ کا رنگ ہے اور اس سے بہتر رنگ کونسا ہے جس کو تم اختیار کرو گے۔ لیکن سب دُنیا والے جانتے ہیں کہ رنگ خواہ کتنا ہی اچھا ہو اگر رنگ قبول کرنے والے مادہ میں اہلیت موجود نہ ہو اور وہ اُسے قبول نہ کر سکے تو گھنٹوں کیا، دنوں کیا، سالوں بھی اس مادہ کو رنگ میں ڈبوئے رکھیں گے وہ اسی طرح بغیر رنگ کا اثر قبول کئے باہر نکل آئے گا۔ تو پھر لازماً قرآن کریم پر یہ ذمہ داری عاید ہوتی تھی کہ رنگ کرنے والوں کے اطوار اور اخلاق کو بھی بیان کرے۔ اُن کی ذمہ داریوں کو بھی بیان کرے۔ اُن کو یہ بتائے کہ کس طرح رنگ چڑھائے جاتے ہیں۔ اور جن پر رنگ چڑھانا ہے ان کی تمام ذمہ داریوں کو بھی بیان کرے۔ اور اُن کمزوریوں سے ان کو متنبہ کرے جن کے نتیجہ میں صفاتِ باری تعالیٰ کے حسین رنگ چڑھ ہی نہیں سکتے۔ چنانچہ اس مضمون پر قرآن کریم میں

### حیرت انگیز تفصیل

کے ساتھ تعلیم موجود ہے۔ ایک مسلمان اگر دُنیا کی تمام کتابوں کے مقابل پر قرآن کریم کی ایک تعلیم ہی کو سامنے رکھ لے اور قرآن کریم کی آیات پر غور کر کے خود ذہنی طور پر تیار ہو جائے تو وہ بے تکلف اور بلا جھجک دُنیا کے سارے مذاہب کو یہ چیلنج دے سکتا ہے کہ تم صرف اسی تعلیم کی کوئی نظیر ایک نہیں سارے مذہبوں کے مجموعہ سے پیش کر کے دکھا دو۔ اور یہ دعویٰ محض ایک جابرانہ نہیں خواہ مخواہ کی لاف زنی نہیں کیونکہ جیسا کہ میں بیان کروں گا جب بات کھُلے گی تو کھُلتی چلی جائے گی اور یہ حقیقت واضح ہو کر سامنے آ جائے گی کہ قرآن کریم نے اس موضوع پر بڑی گہری روشنی ڈالی ہے۔ (اور ابھی ان تمام آیات کو مَیں نے مجتمع نہیں کیا کیونکہ وقت بھی تھوڑا تھا اور بہت سی مثالیں دینے سے بھی قاصر رہوں گا) سر دست اس مختصر وقت کی رعایت سے مَیں چند آیات آپ کے سامنے رکھوں گا ان سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس معاملہ پر قرآن کریم کس تفصیل کے ساتھ بحث اُٹھاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا رنگ قبول کرنے سے پہلے جو بیماریاں اس راہ میں حائل ہو جاتی ہیں وہ دُور کرنی ضروری ہیں۔ جب تک پہلے وہ داغ صاف نہ ہوں اور وہ چکنائی نہ اُترے جو طبیعتوں پر چڑھی ہوئی ہے اور وہ بنیادی دوہائی دُور نہ ہوں جن کے نتیجہ میں انسان نصیحت قبول کرنے سے عاری رہ جاتا ہے اُس وقت تک نصیحت مؤثر ثابت نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اس پہلو پر مَیں آج مختصراً قرآن کریم کی چند آیات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

### پہلی بات قابلِ توجہ یہ ہے

کہ بہت سے نصیحت نہ قبول کرنے والے اس وجہ سے نصیحت کے نیک اثر سے محروم رہ جاتے ہیں کہ ان کے نفس بہلانے بہت پیش کرتے ہیں۔ ان کو اپنے دفاع کی عادت پڑ چکی ہوتی ہے۔ اور جب بھی انہیں کوئی بات کہے اُن کو ایک INFERIORITY COMPLEX یعنی احساسِ کمتری دل میں پیدا ہوتا ہے کہ یہ بات جو باہر سے کر رہا ہے گویا مجھے ادنیٰ سمجھ رہا ہے۔ اور مجھے یہ بتانا چاہتا ہے کہ تمہارے اندر کمزوریاں ہیں اس لئے مَیں بھی اپنی ہر کمزوری کا دفاع کروں گا۔ چنانچہ وہ اپنے نفس سے بھی جھوٹ بول رہا ہوتا ہے اور اس کہنے والے کے مقابل پر بھی جھوٹ بول رہا ہوتا ہے اور اتنے عذر تلاش کرتا ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ۔ بڑے بڑے چوڑے عذر یوں پھُوٹنے لگتے ہیں جس طرح پہاڑوں سے چشمے اُبلتے ہیں۔ اور وہ خود بھی بعض دفعہ ان باتوں سے ناواقف ہوتا ہے۔ اگر غور کرے تو ضرور ان کی حقیقت کو پا لے۔ لیکن اکثر انسان غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ وہ جو باتیں کہہ رہے ہیں اُن میں کوئی حقیقت بھی ہے یا نہیں۔ چنانچہ اس ذکر کے بعد کہ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝ (القیٰمہ: ۱۵-۱۶) قرآن کریم نہایت ہی پیارے رنگ میں ایسے عذر پیش کرنے والوں کو سمجھاتا ہے۔ کہتے ہیں دائی سے بھی عیب کبھی چھپ سکتے ہیں؟ وہ کہتی ہے مَیں تو تمہارے پوتڑوں تک سے واقف ہوں۔ لیکن قرآن کریم اس سے بھی بہت پہلے سے بات شروع کرتا ہے فرماتا ہے:-

اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ (النجم: ۳۳)

سب سے پہلے دل کو نرم کرنے کے لئے اور خوف دُور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو تسلی دلاتا ہے جو بہانہ ساز یا بہانہ جو ہوتے ہیں۔ اور فرماتا ہے کہ تم جو بہانے پیش کر رہے ہو اور اپنے افعال کا دفاع کر رہے ہو اس خوف سے کہ سزا ملے گی تو سنو! ہم تمہیں تسلی دیتے ہیں کہ: اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ اے انسان تیرا رب بہت وسیع مغفرت والا ہے۔ اس لئے تم بے ضرورت باتیں کر رہے ہو۔ وہ تو ایسا مغفرت دینے والا ہے کہ اس کے سامنے سیدھی اور صاف بات اور جرم کا صاف اقرار سزا کا مستوجب نہیں بناتا بلکہ

## مغفرت کا مستوجب

بنا دیتا ہے۔ اور پھر بہانہ سازی کی یہ کوشش لاطائل اور لاحاصل ہے۔ اس سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ فرماتا ہے: هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وہ تمہیں اس وقت سے جانتا ہے جب اس نے زمین سے تمہیں پہلی بار اٹھایا تھا۔ جب تمہیں آغاز تخلیق میں وجود کی خلعت بخشی گئی تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ کروڑہا کروڑ سال (اتنے سال پہلے کہ عام آدمی ان کا تصور بھی نہیں کر سکتا) جب زندگی کا آغاز ہوا تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ واقف تھا کہ ان جنس میں کیا کیا کمزوریاں پیدا ہوں گی۔ اس میں کونسی صفات حسنہ ہوں گی اور کونسی صفات سیئہ ہوں گی۔ اس آیت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ انسان کا بلیو پرنٹ یعنی اس کی تخلیق کا خاکہ اس کی پیدائش سے بہت پہلے بنا دیا گیا تھا۔ کیونکہ جب تک پہلے یہ خاکہ تیار نہ ہو یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ ہم تمہیں اس وقت سے جانتے ہیں جب کہ تم بحیثیت انسان ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ کائنات میں زندگی کے آغاز کے وقت انسان اپنی تخلیق کے ابتدائی مراحل میں کروٹیں بدل رہا تھا، اس وقت سے ہم تمہیں جانتے ہیں)۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا آغاز جس وقت سے بھی ہوا اور جس شکل میں بھی ہوا آخر تک انسان کے اندر جو صفات پیدا ہونی تھیں ان سب کا ابتدائی نقشہ اس وقت بھی موجود تھا۔

پھر فرماتا ہے کہ پھر ایسا وقت بھی آیا کہ تم انسان کی شکل میں دنیا میں ظاہر ہوئے لیکن دائیاں تو تمہارے پوتڑوں سے واقف ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ تم سے ہم اس وقت سے واقف ہیں جب تم ماں کے پیٹ میں جنین تھے۔ دو حقیر سے ذرے آپس میں مل رہے تھے اور کچھ واقعات رونما ہو رہے تھے۔ کچھ تبدیلیاں پیدا ہو رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم جبکہ اس وقت بھی جانتے تھے کہ تم کیا بننے والے ہو تو ہمارے ہی سامنے کیا عذر پیش کرتے ہو۔ کیا پاگلوں اور بے وقوفوں والی بات ہے۔ اس خدا سے عذرات پیش کر کے

## اپنے افعال کا دفاع

کیا جا رہا ہے جو تخلیق آدم سے ... ہی انسان سے واقف تھا۔ اور جنین کی ہر تبدیلی سے واقف تھا۔ اور جانتا تھا کہ اس ماں کے پیٹ میں کن کن بدخیالات کے اثرات مجتمع ہو رہے ہیں، کن کن نیک خیالات کے اثرات مجتمع ہو رہے ہیں۔ اور کس قسم کا بچہ پیدا ہونے والا ہے۔

پس بے معنی باتیں کرتے ہو۔ فرمایا فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ میرے سامنے اپنے آپ کو نیک نہ بتایا کرو۔ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تم میں سے نیک کون ہے اور صحیح معنوں میں اس سے ڈرنے والا کون ہے۔ اس ایک آیت میں

## سارے عذرات کا قلع قمع

کر دیا گیا ہے۔ اور انسان کو کیسا انکسار سکھا دیا اور اس کی حیثیت بتا دی کہ اس سے آگے بڑھ بڑھ کر تم باتیں نہ کیا کرو۔ نصیحت قبول کرنی ہے تو اپنے اندر عجز اور انکساری پیدا کرو۔ اپنے دفاع کی عادت نہ ڈالو۔ اور جان لو کہ خدا تعالیٰ کے سامنے تمہاری کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ جب انانیت کا یہ داغ دور ہو جاتا ہے اور کاٹا جاتا ہے (اگر دوسرے داغ نہ ہوں) تو پھر ایسا انسان اللہ تعالیٰ کا رنگ پکڑنے کا اہل ہو جاتا ہے۔ پس کیسی حکمت کے ساتھ ایک داغ کو دور فرمایا۔ اور اس آیت نے اس کا ادنیٰ سے ادنیٰ نشان بھی باقی نہیں رہنے دیا۔

پھر فرماتا ہے کہ مادہ پرستی اور عقوبت سے بے نیازی کی سوچ بھی انسان کے

## نصیحت پکڑنے کی راہ

میں حائل ہو جاتی ہے۔ یعنی نصیحت اور انسان کے درمیان یہ باتیں حائل ہو جاتی ہیں۔ جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے، جب خدا کا رسول انہیں نیکیوں کی طرف بلاتا ہے تو وہ کہتے ہیں:

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ (الجاثیہ آیت: ۲۵)

وہ کہتے ہیں ہمیں تو سوائے اس حیات دنیا کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ نَمُوْتُ وَنَحْيَا اس دنیا میں ہم جیتے بھی ہیں اور مر بھی جاتے ہیں تم ہمیں کیوں ایسی باتوں کی طرف بلاتے ہو جن کے اثرات موت کے بعد ظاہر ہو سکتے ہیں۔ اگر موت کے بعد کوئی زندگی ہو تو تم یہ باتیں کرتے ہو کہ خدا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ حالانکہ وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ہمیں تو صرف زمانہ ہی مارتا ہے۔ ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا لَهُمْ

بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ وہ زندگی اور موت کے فلسفہ سے ناواقف ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ

## زندگی کے محرکات

کتنے عظیم الشان اور کتنے گہرے اور کتنے وسیع ہیں اور موت کا نظام بھی کتنا کامل نظام ہے اور کس طرح مربوط اور منضبط ہے۔ ان کو کوئی علم نہیں ہے مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ظنی باتیں ہیں ان کی۔ یعنی اس زمانہ کا انسان تو بہت ہی پہلے کا انسان ہے جس وقت اس کو مخاطب کیا گیا لیکن اس زمانہ کا انسان بھی اس آیت کا مخاطب ہے۔ اور جوں جوں انسان کا شعور اور بصیرت بڑھتی چلی جاتی ہے وہ اپنی لاعلمی کا پہلے سے بڑھ کر اقرار کرتا چلا جاتا ہے۔

موت اور زندگی کے جو محرکات ہیں اور اس کے جو اسباب اور موجبات ہیں یہ اتنے گہرے اور اتنے تفصیلی ہیں اور یہ ایک ایسا عظیم الشان نظام ہے کہ اگر اس کو اس علم کے مطابق بھی بیان کیا جائے جو آج تک انسان کو حاصل ہوا ہے تو مدتیں چاہئیں اس کے بیان کے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جب کہ

## انسان کا شعور

بہت ہی ابتدائی مرحلہ پر ہے یا انسان کا علم اس معاملہ میں بہت ہی ابتدائی مرحلہ پر تھا اس وقت بھی جاہل بڑی بڑی چھلانگیں مارتے تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تکبر ہمیشہ جہالت کی پیداوار ہوتا ہے۔ اور علم سے ہمیشہ انکسار پھوٹتا ہے۔ تو مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ کہہ کر ان کے تکبر کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔ جاہل لوگ ہیں پتہ ہی کچھ نہیں اس لئے بے دھڑک ہو کر باتیں کرتے ہیں۔ اگر ان کو ذرا بھی علم ہوتا کہ کیا نظام ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے سامنے خوف زدہ ہو جاتے۔

پھر نصیحت کے تعلق میں انسان کی اس بے نیازی کو بعض دفعہ اموال بھی بڑھا دیتے ہیں۔ یعنی انسان کو ایک تحفظ حاصل ہو جاتا ہے کہ گویا میں مالدار ہوں اور میں نصیحت کرنے والے کا محتاج نہیں ہوں۔ وہ غریب آدمی

## ایک ایسا انسان

جو غلاموں میں مقبول ہے۔ اور خود بھی غریب ہے۔ اور اسے کئی وقت کی روٹی بھی میسر نہیں آتی جو ملکیت تھی وہ لوگوں کو دے بیٹھا اب تو اس کے پاس کچھ بھی نہیں رہا۔ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یہ مجھے کہتے ہیں اور مجھے عاقبت سے ڈراتے ہیں ان کی تو اپنی حیثیت کوئی نہیں۔ میرے پاس اموال ہیں، میرے پاس دولتیں ہیں۔ میں ان نصیحتوں سے بے نیاز ہوں۔ جب انسان کے دل میں یہ خیالات پیدا ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان نصیحت کو قبول کرنے کا اہل نہیں رہتا۔ یعنی

## جھوٹا اور غلط تحفظ

انسان کو نصیحت کی احتیاج سے مستغنی کر دیتا ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ (الانعام آیت: ۹۵)

اس مضمون کو اور بھی کئی جگہ مختلف شکلوں میں پھیلا کر بیان فرما رہا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى تم اکیلے ہمارے پاس آؤ گے۔ اگر تمہیں اموال کا تحفظ حاصل ہے تو وہ بھی نہیں رہے گا۔ اگر تمہیں دوستیوں کا اور افراد کا اور جتھے بندیوں کا تحفظ حاصل ہے یا خاندانی عظمتوں کا تحفظ حاصل ہے، تو وہ بھی تمہیں حاصل نہیں رہے گا۔ جب جواب دہی کا وقت ہوگا تو ہمارے سامنے تم اکیلے حاضر ہو گے كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اسی طرح اکیلے اور تنہا جس طرح ماں کے پیٹ سے نکلے تھے۔ کوئی قوت تمہارے ساتھ نہیں آئی تھی۔ دوسروں پر تمہارا کلیۃً انحصار تھا۔ بالکل اسی طرح اس وقت بھی تمہارا سارا انحصار مجھ پر ہوگا۔ اس لئے اگر تمہیں یہ خیال ہے کہ اموال و دولت کا تحفظ حاصل ہو گیا ہے اس لئے تم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت کو قبول نہیں کر رہے تو فرمایا وَتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ جو کچھ بھی ہم نے تمہیں عطا کیا تھا سب کچھ اپنے پیچھے چھوڑ آؤ گے۔ کیسی عمدگی اور صفائی کے ساتھ دل کے اس داغ کو بھی کاٹ دیا۔ اس گند کو بھی صاف کیا کیونکہ جب تک انسان کے دل میں یہ وہم موجود رہے کہ میں مستغنی ہوں، مجھے کوئی پرواہ نہیں، میرے پاس دولتیں ہیں،

میرے پاس دیگر سہارے ہیں اُس وقت تک انسان نصیحت کو قبول کرنے کا اہل نہیں بنتا۔ اور یہ ایک ایسی ٹھوس حقیقت ہے کہ انسان کے تنزل کی تاریخ میں ایک بہت بڑا کردار ادا کرنے والی حقیقت ہے۔ کتنی بڑی بڑی بادشاہتیں اس بناء پر ٹوٹ گئیں کہ بادشاہتوں کو اپنی دولتوں اور عارضی طاقتوں کا تحفظ حاصل ہوا اور انہوں نے غریب درویشوں کی باتوں کو نہیں سُنا۔ چنانچہ اموال کا تکبّر بھی انسان کی راہ میں حائل ہو جاتا ہے۔ اور وہ نصیحت کو قبول کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

پھر نفس کی جھوٹی عزت بھی بہت سے لوگوں کو اچھی باتوں سے محروم کر دیتی ہے اور ایک تو نفس کا استکبار ہے یعنی ایک ہے بیرونی طور پر انسان کے مالک ہونے کا استکبار اور دوسرا نفس کا استکبار ہے۔ ان دونوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے الگ الگ بیان فرمایا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو وہ متکبّر سب سے بُرا لگتا ہے جو غریب بھی ہو اور پھر بھی متکبّر ہو۔ یعنی جس کے پاس مال و دولت ہو تکبّر کے لئے کوئی چیز ہو اس کے متعلق تو کہہ سکتے ہیں کہ بے چارے کو غلط فہمی پیدا ہوگئی۔ لیکن بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا نفس متکبّر ہوتا ہے۔ جبکہ اُن کے پاس کوڑی کی چیز بھی نہ ہو تب بھی وہ متکبّر رہتے ہیں۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ (البقرہ آیت: ۲۰۷)

کہ جب اُسے کہا جاتا ہے کہ اللہ کا خوف کرو تمہیں خُدا کی خاطر نصیحت کی جا رہی ہے اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ اس کو اپنے نفس کی عزت پکڑ لیتی ہے گناہ کے ساتھ۔ یعنی قرآن کریم کی عجیب ترکیب ہے جس کا معنی یہ ہے کہ نفسانی عزت اسے گناہ پر چمٹے رہنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے اس معمولی نظر آنے والے انسان کی بات مان لی تو گویا میں جھک جاؤں گا۔ اور میری عزتِ نفس کو نقصان پہنچے گا۔ اس لئے یہی ٹھیک ہے کہ گناہ ہے تو گناہ ہی سہی۔ میں اپنے اس گناہ کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ یعنی خودی کا جو بگڑا ہوا تصور ہے اس کو بھی قرآن کریم نے بیان کر دیا۔

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض لوگ ذاتی طور پر نیک مزاج بھی ہوتے ہیں، اثر قبول کرنے والے ہوتے ہیں، ان کے دلوں میں نرمی بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن اُن کی نرمی کمزوری میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ نرمی صفتِ حسنہ بننے کی بجائے ایک بُرائی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور وہ معاشرہ سے ڈرتے ہیں۔ اور یہ دیکھتے ہیں کہ اکثریت کیا کر رہی ہے۔ اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ بہت سی بُرائیاں اُس وقت عام ہو جاتی ہیں۔ جب لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ اکثریت نے اختیار کر لی ہیں۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جن کو اُس وقت نیکیوں کا جھنڈا بلند کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ کہتے ہیں ٹھیک ہے اب تو عام ہو گیا ہے جس طرح پردہ کے متعلق میں نے بیان کیا تھا کہ بعض کمزوروں نے کہنا شروع کر دیا اب تو جی سب لوگ بے پردہ ہو رہے ہیں۔ یہی ٹھیک ہے کہ اب منہ کھول لو۔ اور باہر نکل آؤ۔ قرآن کریم کی اس حصہ پر بھی نظر ہے۔ فرمایا ٹھیک ہے، ساری کی ساری قوم بھی اگر گناہوں میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے تب بھی وہ ایک ہی عزت کے لائق ہوگا جو اس بہاؤ کے خلاف نیکیوں کے ساتھ چمٹا رہے گا۔ اور اس ایک کے دل کو بڑھاتا ہے اور بُرائیوں کو کثرت سے اختیار کرنے والوں کو حقیر قرار دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(المائدہ آیت: ۱۰۱)

اے محمدؐ! ایسے لوگوں سے کہدے کہ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ پاک اور بد، صاف اور گندا ایک جیسے ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ نے جو

## طیّب کو امتیاز بخشا ہے

وہ اپنی ذات میں قائم رہتا ہے۔ اور اس بات سے آزاد ہے کہ اکثر گندے ہیں یا اکثر پاک ہیں۔ فرمایا وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ۔ اے انسان! اگر تجھے کثرت کے ساتھ خباثت اور گندگی نظر آئے اور تو اس سے مرعوب ہو جائے تب بھی یہ ممکن نہیں ہے کہ خُدا کی نظر میں طیّب اور بد کا [illegible] ہو جائے۔ بد اگر کروڑوں کروڑ بھی ہوں گے تو بد رہیں گے۔ اور نیک اگر کروڑوں کی سوسائٹی میں ایک بھی ہوگا تو خدا کی نظر میں وہ نیک ہی رہے گا۔ وہ برابر نہیں ہو سکتے۔ بدیوں کے پھیلنے اور ان کو روکنے کا یہ ایک [illegible] ہے کہ اگر انسان اس سے واقف ہو جائے تو بہت سی بدیاں جنہوں نے سیلابوں کی طرح کناروں کو کھایا ایسے لوگوں کی وجہ سے رک جا سکتی تھیں جو اس بات پر اگر اُٹھ کھڑے

ہوتے کہ ہم تعداد میں خواہ کتنے ہی کم ہوں ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں، ہم نیکی کو پکڑے رہیں گے۔

یہ فلسفہ بہت گہرائی کے ساتھ انسانی فطرت میں کارفرما نظر آتا ہے۔ چنانچہ ووٹوں کے وقت اکثر یہ دیکھا گیا۔ ہے کہ وہی کمزوری جس کا قرآن کریم نے یہاں ذکر کیا ہے وہی خاموشی کے ساتھ سر اٹھا لیتی ہے۔ اور انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ دنیا میں الیکشن ہوتے ہیں تو بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی شخص کے لئے زیادہ ہاتھ اُٹھ کھڑے ہوئے ہوں تو ایک طبقہ جو اُس وقت تک خاموش بیٹھا ہوا تھا وہ بھی اپنے ہاتھ اُٹھانے لگ جاتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے اگر انہوں نے ہاتھ نہیں اُٹھائے تھے تو لازماً دل نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ یہ شخص طیّب نہیں ہے۔ یعنی اس نقطۂ نگاہ سے طیّب نہیں ہے یا اس نقطۂ نگاہ سے موزوں نہیں ہے اس کے باوجود جب کثرت کو دیکھا تو ہاتھ اُٹھا دیئے۔ یہ کیریکٹر کی کمزوری ہے جو انسان کے اندر ایک دبی ہوئی بیماری کے طور پر موجود رہتی ہے۔ اور یہ کمزوری بُرائیوں کے پھیلنے میں بہت مدد دیتی ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تم میں سے ہر آدمی اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ لے کہ طیّب طیّب ہی رہتا ہے اور اس کی فضیلت اپنی جگہ قائم رہتی ہے، وہی عزت کے لائق ہے۔ اور خبیث چیز کثرت کے باوجود خبیث ہی رہتی ہے۔ بلکہ اور زیادہ گھناؤنی بن جاتی ہے۔ کیونکہ گند بڑھتا ہے تو اور زیادہ مکروہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ تو اس سے تمہیں بہت سے سبق ملیں گے۔ اور نصیحت کو بہتر رنگ میں قبول کرنے کے اہل ہو جاؤ گے۔ یہ امرِ واقع ہے کہ انسان کا نفس خود اس بات کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ کسی شخص میں اکیلے رہنے کے باوجود ایک اعلیٰ قدر کو پکڑنے کی اہلیت موجود ہے یا نہیں۔ اور بعض دفعہ انسان کی طبیعت پر اس کا اتنا گہرا اثر پڑتا ہے کہ

## ایک چھوٹا سا واقعہ

اس کی ساری زندگی پر حاوی ہو جاتا ہے۔

انگریزوں کے ساتھ جب افغانستان کی لڑائیاں لڑی جا رہی تھیں، ۱۸۵۵ء میں جب انگریزوں کی فوج کو افغانوں نے مختلف طریق سے مثلاً جنگی چالیں چل کر اور کہیں حکمتِ عملی سے لے کر نہ صرف شکست دی بلکہ کُلیتہً تباہ و برباد کر دیا، اُس وقت انگریزوں کی فوج کے جرنیل اور چند آدمی بچے ان کی داستان لکھتے ہوئے وہ جرنیل لکھتا ہے کہ ہم سے دھوکے پر دھوکہ ہو رہا تھا، عہد شکنی پر عہد شکنی ہو رہی تھی۔ یہاں تک کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ساری قوم میں سوائے بدعہدی اور عہد شکنی کے اور کوئی بات باقی نہیں رہی۔ وہ ایک واقعہ لکھتا ہے اور کہتا ہے ایک دفعہ ہمیں کہا گیا کہ آؤ خوانین بیٹھے ہیں اور

## صُلح کا معاہدہ

ہوگا اور اپنے چوٹی کے آدمی ساتھ لے لو۔ یہ خود اُن میں شامل تھا۔ لیکن اس کے ایک بہت پرانے دوست خان نے اس کو بڑی حکمت کے ساتھ پناہ دے دی اس لئے بچ گیا۔ کہتا ہے اُس وقت ہزارہا کا مجمع وہاں کھڑا تھا اور لوگ قتل و غارت کر رہے تھے۔ کہتا ہے اس سارے مجمع میں ایک ایسی آواز بلند ہوئی جس نے ہمیشہ کے لئے میری زندگی پر اثر ڈال دیا ہے اور میں کبھی اس آواز کو فراموش نہیں کر سکتا۔ ایک شخص خدا کا خوف رکھنے والا ایسا تھا جس نے قطعاً پرواہ نہیں کی کہ لوگ مجھے کیا کہیں گے۔ اس نے بلند آواز سے کہا اے لوگو! خدا کا خوف کرو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ اور بدعہدیاں نہ کرو۔ تم کس طرف جا رہے ہو۔ کہتا ہے اس ایک آواز نے میرے دل میں اس قوم کی عزت قائم کر دی کہ ایسے حالات میں بھی ایسے ایسے نیک دل اور پاک لوگ موجود ہیں۔ جن کے اندر عظمتِ کردار پائی جاتی ہے۔

حضرت صاحبزادہ سیّد عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کے متعلق ابھی چند سال ہوئے ایک بڑی دلچسپ روایت معلوم ہوئی۔ ہمارے صوبہ سرحد کے ایک مخلص احمدی دوست ہیں جن کے تعلقات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ چند سال پہلے افغانستان سے ایک ایسے دوست ان سے ملنے کے لئے آئے یا یہ گئے وہاں [illegible] مجھے اس وقت صحیح یاد نہیں۔ بہرحال اُن کی ملاقات ہوئی۔ یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے افغانستان کی آزادی کی رُوح کا SYMBOL یعنی نشان قائم کیا ہے یعنی یہ وہ آرکیٹیکٹ (نقشہ بنانے والے) ہیں کہ جب افغان قوم نے یہ فیصلہ کیا کہ افغان آزادی کی رُوح کا ایک SYMBOL یعنی یادگار قائم کی جائے تو یہ کام ان آرکیٹیکٹ کے سپرد تھا کہ تم ڈیزائن بھی کرو اور یہ بھی فیصلہ کرو کہ اس کے لئے مناسب موزوں جگہ کونسی ہے۔ ہمارے احمدی دوست کہتے ہیں کہ جب میری اُن سے ملاقات ہوئی

دیکھنے گیا تو پتہ لگا کہ وہ موزوں جگہ پر نہیں ہے۔ ایک ایسی جگہ پر ہے جو آرکیٹیکچر یعنی فنِ تعمیر کے نقطۂ نگاہ سے موزوں نہیں تھی۔ ایسی جگہ کمانڈنگ ہونی چاہیئے۔ اُونچی ہونی چاہیئے کھلا منظر ہو تاکہ دُور دُور سے نظر آئے۔ لیکن وہ مکانوں میں گھری ہوئی ایک چوک کے اندر جگہ سی تھی۔ مجھے بڑا تعجب ہُوا۔ مَیں نے اس بُوڑھے سے پُوچھا کہ تم تو بڑے قابل آرکیٹیکٹ ہو۔ تم نے اس یادگار کے لئے اِس جگہ کا انتخاب کیوں کر لیا۔ اس نے جواب یہ دیا کہ اس کا انتخاب اس لئے کیا کہ مجھے یہ کہا گیا تھا کہ افغان رُوحِ آزادی کو خراجِ تحسین ادا کرنا ہے یعنی یہ کہ وہ تمام دُنیا کے اثرات سے آزاد ہے۔ اس کو دُنیا کا کوئی خوف نہیں ہے اور حق پر قائم رہنا جانتی ہے۔ یہ تھی اس کی رُوح۔ اور مَیں جب بچہ تھا مَیں نے یہاں اسی چوک میں ایک ایسا واقعہ دیکھا تھا کہ وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے میرے دِل پر ثبت ہو گیا۔ مَیں نے یہ دیکھا کہ ایک بزرگ زنجیروں میں جکڑا ہُوا سنگسار کرنے کے لئے لے جایا جا رہا تھا۔ ہم بھی بچوں میں شامل ہو کر اس کا نظارہ دیکھنے کے لئے گئے۔ مَیں نے اس کے چہرہ پر ایسی عظمت دیکھی، ایسی آزادی دیکھی، ایسی بے خوفی دیکھی اور ایسا اطمینان تھا اُس کے چہرہ پر

## طمانیت کی ایسی مُسکراہٹ تھی

کہ وہ میرے ذہن سے کبھی نہیں اُترتی۔ پس جب مجھے میری قوم نے کہا کہ افغان رُوحِ آزادی کو خراجِ تحسین ادا کرنا ہے اور اس کے لئے ایک مینار قائم کرنا ہے تو مَیں نے سوچا کہ اس سے بہتر اور کوئی جگہ نہیں جہاں مَیں نے اس آزادی کی رُوح کو دیکھا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کثرۃ الخبیث سے تو کوئی بات نہیں بنتی۔ تم میں اگر ایک بھی طیّب ہوگا، ایک بھی صالح ہوگا تو وہی غالب آئے گا۔ اُسی کی یادیں باقی رکھی جائیں گی۔ خباثت کو ملیامیٹ کر دیا جائے گا۔ پس اس وجہ سے کہ لوگ زیادہ گندے ہو گئے ہیں تم اگر گندگی کو اختیار کر رہے ہو تو یہ تمہاری بڑی بے وقوفی ہے۔ چنانچہ اس جذبہ کا بھی خوب تجزیہ کر کے انسانی کپڑے سے صاف اور پاک کر دیا تاکہ اللہ کے بہتر رنگ اختیار کرنے کے وہ قابل ہو سکے۔

پھر ایک اور وجہ ناصح پر عدمِ اعتماد ہوتا ہے۔ بعض دفعہ مقصد پر عدم اعتماد ہوتا ہے یعنی کہنے والے پر اعتماد نہیں کہ وہ ہے کیسا۔ لہٰذا اُس کی طرف سے جو نصیحت آتی ہے وہ نصیحت ہی مشکوک ہو جاتی ہے۔ پھر بعض دفعہ کہنے والا اچھا بھی ہو تو جس مقصد کی طرف بُلا رہا ہے وہ مقصد بعض دفعہ اچھا نہیں ہوتا۔ چنانچہ کہنے والے کی نصیحت وہاں بھی بے کار چلی جاتی ہے۔

پھر بعض دفعہ انسان سمجھتا ہے کہ ٹھیک ہے دونوں باتیں ٹھیک ہیں۔ لیکن مَیں نہ بھی مانوں گا تو کیا فرق پڑ جائے گا۔ مَیں نے کونسا پکڑے جانا ہے۔ ان تینوں چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (الانفال آیت: ٢٥)

کہ اے لوگو! اللہ اور رسول کی بات پر لبیک کہو۔ کیونکہ اللہ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے بہتر نصیحت کرنے والا تمہیں اور کوئی نہیں مل سکتا۔ اللہ وہ ہے جو

## تمام حکمتوں کا سرچشمہ

ہے۔ ہر اچھی بات اس کی ذات سے پھوٹتی ہے۔ اس کی ذات پر بدظنی کا تو تمہیں کوئی حق نہیں۔ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس لئے کہ اللہ کے رنگ اس شخص سے بہتر کسی نے اختیار نہیں کئے اور اس کمال کے ساتھ کسی نے اختیار نہیں کئے جس طرح محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اختیار کر لئے ہیں۔ پس جہاں تک نصیحت کرنے والے کا تعلق ہے اس سے بہتر اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ پھر کیوں پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہو۔ جہاں تک مدّعا اور مقصود کا تعلق ہے فرمایا لِمَا يُحْيِيْكُمْ یہ تو تمہیں موت سے زندگی کی طرف بُلا رہا ہے۔ نصیحت کا اس سے بہتر مقصد اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس چھوٹی سی بات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تمام نصائح کے مقصود کو بیان فرما دیا۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ باقی باتیں تو ٹھیک ہیں لیکن یہ باتیں ذرا ٹھیک نہیں۔ یہ ہمارے لئے مناسب نہیں ہیں۔ یا نہ بھی کریں تو فرق نہیں پڑتا۔ یہ آیت بتا رہی ہے کہ اگر تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی کسی ایک بات سے بھی مُنہ موڑو گے تو اُس حصہ میں زندگی پر موت کو ترجیح دینے والے ہو گے۔ موت کے بھی مختلف دائرے ہوتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا یہ ضروری نہیں کہ انسانی جسم یکلخت مر جائے بعض لوگوں کی اُنگلی مر جاتی ہے۔ بعض کا صرف ناخن مرتا ہے۔ بعض کا بازو شل ہو جاتا ہے۔ اور ٹکڑا ٹکڑا موت بھی آتی ہے۔ بعض اعضاء مر جاتے ہیں۔ آنکھ مر جاتی ہے۔ بعض دفعہ آنکھ کا پردہ مر جاتا ہے۔ یا آنکھ کی ایک رگ مر جاتی ہے۔ پس یہ ضروری نہیں کہ موت کامل طور پر آئے۔ جس حصہ میں بھی زندگی کے تقاضوں سے اجتناب کیا جائے گا اس حصہ کو موت پکڑ لے گی۔ یہ قانون ہے۔ اور اس آیت نے ہمیں یہ بتایا کہ چونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نصیحت کا تمام تر مقصد یہ ہے

کہ وہ تمہیں زندگی بخشیں اس لئے اگر تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے کسی فرمان سے اجتناب کرو گے تو اگر وہ چھوٹا ہوگا تو چھوٹی موت قبول کر رہے ہو گے اور اگر بڑا ہوگا تو بڑی موت قبول کر رہے ہو گے لیکن اس سے کوئی مفر نہیں ہے کہ تم اپنے لئے موت کو چن رہے ہو۔ اور زندگی کو چھوڑ رہے ہو۔

پھر جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ عقوبت سے بچ جائیں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ عقوبت سے بچنے کے

## دو قسم کے امکانات

انسان کے لئے پیدا ہوتے ہیں اور اس چھوٹی سی آیت میں ان دونوں کا ذکر فرما دیا گیا۔ اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ میں ایک پہلو سے بحث فرمائی گئی وَ اَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ میں دُوسرے پہلو سے بحث اُٹھائی گئی۔ مجرم کو اگر یہ یقین ہو جائے کہ مَیں پکڑا نہیں جاؤں گا یا غالب گمان یہ ہو کہ جیسا کہ اکثر مجرموں کو ہوتا ہے کہ وہ عقوبت سے بچ جائیں گے کیونکہ میری بات کسی کے علم میں نہیں آئے گی۔ تو ایسا مجرم بھی نصیحت کو رَدّ کر دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے تم بیشک نیکی کی نصیحت کرتے رہو مجھے بدی اختیار کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ مَیں ایسی چالاکی کے ساتھ کروں گا کہ میری بدی کا تو کسی کو پتہ ہی نہیں لگے گا۔ اور کسی کو خبر تک نہ ہوگی۔ اس لئے تمہاری نصیحت تو اُن بیوقوفوں کے لئے ہے جو پکڑے جاتے ہیں۔ مَیں تو پکڑے جانے سے آزاد ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا کے نام پر تمہیں جو نصیحت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کر رہے ہیں وہاں تمہارے لئے اِس بے خوفی کا کوئی موقع نہیں۔ اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ اللہ تعالیٰ انسان کے

## جسم اور رُوح کے درمیان حائل

ہے۔ جو باتیں بھی انسان کے قلب میں یعنی اس کی رُوح میں پرورش پاتی ہیں۔ اور جن باریکیوں کے ساتھ وہ بہ جاتا ہے اس کے احکامات جسم کو صادر ہو رہے ہوتے ہیں۔ جس طرح بعض دفعہ سائنسدان تجربے کی چیزوں میں ایسی نالیاں رکھتے ہیں جہاں سے ایک مواد ایک خاص حالت کے بعد گزرتا ہے تو وہ اس کی نگرانی کر سکتے ہیں کہ کس حالت میں گزر رہا ہے۔ اس کا رنگ، اس کا FLOW، اسکی VOLUME وغیرہ یہ چیزیں ٹھیک ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم تمہارے ہر ارادہ اور ہر فعل کے درمیان بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ تمہارا کوئی ارادہ فعل میں تبدیل ہو رہا ہو اور خدا کے علم سے باہر رہ جائے۔ اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ کا یہ مطلب ہے۔ پس تمہاری یہ بے خوفی تو بے حقیقت ہو گئی۔ اور اگر تم اس وجہ سے بیٹھے ہو اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی نصیحتیں رَدّ کر رہے ہو تو پھر یہ

## غلط فہمی دِل سے نِکال دو

اور ساتھ ہی فرما دیا وَ اَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ جہاں تک اس وہم کا تعلق ہے کہ اگر پتہ لگ بھی جائے گا تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مَیں بچ کر کہیں بھاگ جاؤں گا تو فرمایا خدا سے بچ کر تو کوئی نہیں بھاگ سکتا۔ آخر تم پکڑے پکڑائے وہیں پہنچو گے۔ اُسی سرکار میں تم نے حاضر ہونا ہے۔ کائنات کی کوئی چیز اس سے بچ نہیں سکتی۔ تم جہاں بھی جاؤ گے وہاں خُدا کو پاؤ گے۔

مَیں نے پہلے بھی ایک واقعہ سُنایا تھا۔ لاہور ہی کے ایک مخبوط الحواس شخص کا واقعہ ہے اور وہ اس مضمون پر ایک خاص رنگ میں روشنی ڈالتا ہے اس لئے مَیں اس کو پھر بیان کرتا ہوں کہتے ہیں کہ لاہور میں ایک

## نیم مجذوب دیوانہ سا آدمی


خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤوف جیولرز

١٦۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی

(فون نمبر: ٦١٤٠٦٩)

اپنے خیالات میں مست پھرا کرتا تھا۔ ایک دن اُس نے بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ آج بہت مزہ آیا۔ سمجھانے پوچھا کس بات کا مزہ آیا۔ اُس نے کہا مزہ یہ ہے کہ میں نے اللہ کو خوب بتا دیا ہے اور صاف کہہ دیا ہے کہ مجھے تیری دُنیا پسند نہیں آئی اور یہ کہہ کر دل ہی دل میں وہ بہت خوش ہو رہا تھا کہ دیکھو میں نے خدا کو کیسی بات کہہ دی ہے کہ تیری دُنیا پسند نہیں آئی۔ دوسرے تیسرے دن اُس کو دیکھا گیا کہ سر نیچے کیا ہوا ہے۔ غم میں ڈوبا ہوا ہے اور بے چارے کا بُرا حال ہے تو اُس پوچھنے والے نے پوچھا کہ بابا! آپ دو چار دن پہلے تو بہت خوش تھے، اب آپ کو کیا ہو گیا اتنے اُداس کیوں ہیں انہوں نے کہا جواب آگیا ہے اور جواب یہ آیا ہے کہ پھر جس کی دُنیا پسند آئی ہے وہاں چلے جاؤ۔ خدا کے سوا دُنیا ہی کسی کی نہیں۔ اس لئے پسند کرو یا ناپسند کرو۔ طوعاً و کرہاً تمہیں اپنے رب سے راضی ہونا پڑے گا اور طوعاً تم اُسی کے حضور پہنچ گئے۔ ایسی کوئی جگہ نہیں ہے کہ تم کسی ملک کا بارڈر کراس کر کے اُس سے بچ جاؤ۔ تم خواہ کسی رنگ کو اختیار کرو کسی بھیس کو تبدیل کر لو، تم نے ہر حال میں بالآخر اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے۔

ان سب باتوں کے باوجود بعض بیماریاں ایسا گہرا اثر کر جاتی ہیں کہ وہ ایک قسم کا کینسر بن جاتی ہیں اور خدا تعالیٰ اُن کا بھی ذکر فرماتا ہے یعنی پچھلی ساری بُرائیاں اور داغ اگر دھو بھی دیئے جائیں تب بھی بعض لوگوں کی بیماریاں اُن کا احاطہ کر لیتی ہیں۔ ایسی صورت میں پھر اُن پر اللہ کا رنگ نہیں چڑھ سکتا وہ نصیحت کو قبول نہیں کر سکتے چنانچہ فرمایا:-

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرہ آیت ۸۱)

کہ ان سب باتوں کے باوجود کچھ بدقسمت لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی بیماری عادت بن کر فطرتِ ثانیہ بن کر اُن کی ذات کا جزو بن جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ کہنے کی بجائے کہ ذات کا جزو بن جاتی ہے

## بہت ہی پیارا کلمہ

اختیار فرمایا کہ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ بیماری اُن پر گھیرا ڈال لیتی ہے اور یہ گھیرا توڑ کر کوئی نکل نہیں سکتا۔ فوج میں جب کسی دوسری فوج کو مغلوب کرنا ہو تو گھیرا ڈالا جاتا ہے۔ اسی طرح بیماری انسان پر ایسا سخت گھیرا ڈال لیتی ہے کہ وہ توڑ کر باہر نہیں جا سکتے۔ ایسے لوگوں کے متعلق فرمایا کہ جس طرح بیماریوں نے اُن پر گھیرا ڈال لیا اور اُن کی بدی میں ایک ابدیت آگئی ہے۔ عذاب جہنم میں بھی ایک ابدیت پیدا کر دی جائے گی اور اُن کی سزا بھی اسی طرح جاری و ساری ہو گی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کو کشفی طور پر مختلف صورتوں میں دیکھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب کشفی نظارے کے طور پر جہنم دکھائی گئی تو آپ نے ایک ایسے تنور کو بھی دیکھا جس میں آگ بھڑک رہی تھی اور اس میں جلنے والا باہر نکلتا تھا اور پھر اسی میں پڑ جاتا تھا باہر نکلتا تھا اور پھر اسی میں پڑ جاتا تھا۔ اس میں جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو بتایا کہ یہ وہ بدکردار شخص ہے جو بدکرداری کا اتنا شکار ہو چکا تھا کہ اُس سے الگ نہیں ہو سکتا تھا۔ شہوانی جذبہ پورا ہو گیا تو وہ توبہ کی طرف مائل ہو گیا۔ دوبارہ عود کر آیا تو پھر گناہ میں ملوث ہو گیا تو جس طرح اس کی زندگی کی حالتیں تھیں وہی موت کے بعد اس کی حالتیں تبدیل کر دی گئیں اور ایسا ہوتا ہے غالب کہتا ہے سے

رات پی زمزم پہ مے اور صبح دم ۔۔۔ دھوئے دھبے جامۂ احرام کے

ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں اور بعض دفعہ دونوں حالتیں بے اختیاری کی ہو جاتی ہیں۔ جب توبہ کر رہے ہوتے ہیں اُس وقت بھی واقعی دل خدا کے حضور نرم ہوا ہوتا ہے، جب وہ گناہ کر رہے ہوتے ہیں تو واقعی گناہ کی طرف مائل ہوتے ہیں اس لئے ان کی

## سزا کا نظارہ

بھی ویسا ہی دکھایا کہ بیماری کا گھیرا پڑا ہوا ہے اس سے نکل نہیں سکیں گے۔ لیکن تھوڑا سا ریلیف ہو جایا کرے گا، کچھ سکون مل جایا کرے گا، پھر اس کے بعد دوبارہ واپس پھر وہ باہر نکلیں گے تھوڑا سا سکون لیں گے پھر دوبارہ واپس جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ پس خدا نے اس بیماری کو بھی کھول کھول کر واضح کر دیا۔ لیکن اس کے باوجود مایوسی سے منع فرمایا۔ کیونکہ بیماری کا گھیرا انسان کو پڑ سکتا ہے۔ خدا کو تو کوئی بیماری نہیں گھیر سکتی کیونکہ وہ ہر گھیرے سے آزاد اور ہر عیب سے پاک ہستی ہے وہ اگر رحم کرنا چاہے اور اس سے دعا کا رشتہ جوڑا جائے تو گناہ خواہ کتنے ہی بڑھے ہوں وہ سارے کے سارے ختم ہو سکتے ہیں۔

اور خدا تعالیٰ کی مغفرت انسان کو پوری طرح ڈھانپ سکتی ہے۔ یہ باتیں بیان کرنے کے بعد اس پہلو کو بھی خوب کھول کر بیان فرمایا تاکہ کسی کے دل میں مایوسی گھر نہ کر لے۔ وہ یہ نہ سمجھ لے کہ چونکہ میری بُرائی نے گھیرا ڈال لیا ہے اس لئے میں ہمیشہ کے لئے جہنمی ہو چکا اب میرے بچنے کی کوئی راہ نہیں چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (الزمر آیت: ۵۴)

اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفوس پر بے انتہا زیادتیاں کی ہیں، ہر موقع پر

## اسراف سے کام لیا

ہر موقع پر گناہ میں ملوث ہو گئے یعنی ایک بدی میں نہیں گویا دنیا کی سب بدیوں نے اُن کو گھیرے ڈال لئے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تب بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا۔ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اگر تم سچی توبہ کرو گے (یہاں بظاہر توبہ کا ذکر نہیں لیکن دوسری آیتوں میں اس مضمون کو کھولا گیا ہے اس لئے اس کا مفہوم اسی آیت کے اندر داخل ہے) تو وہ تمام گناہوں کو بخشنے کی طاقت رکھتا ہے، وہ مالک ہے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وہی تو ہے جو غفور رحیم ہے اس کے سوا ہے کون جو غفور رحیم ہو۔

پس گناہوں کے تجزیئے بھی خوب مکمل ہو گئے۔ ہر بیماری کی خبر دی۔ بیماریوں کے عمر سے بڑھنے کی اطلاع بھی دی اور پھر بیماریوں کے اس گھیرے کو توڑنے کی ترکیب بھی بتا دی کہ غفور رحیم خدا سے تعلق جوڑو اس سے محبت کرو اس سے پیار کرو اور جب بھی تمہیں کبھی توبہ کی توفیق ملے تو تم اس بات کا یقین کر لینا کہ تمہاری تمام بدیاں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ اُن کو اس طرح زائل کر سکتا ہے کہ گویا کبھی موجود ہی نہ تھیں۔

احادیث میں بھی ہمیں اس کی بہت تفاصیل ملتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس مضمون کو مختلف رنگ میں مختلف واقعات کی شکلوں میں بیان فرماتے ہیں۔ کبھی مثال دیتے ہیں کہ ایسی فاحشہ کہ جو تمام عمر بدیوں اور گندگیوں میں مبتلا رہی اس کے جسم کا ذرہ ذرہ داغدار تھا۔ لیکن ایک صحرا سے گزرتے ہوئے اس کی نظر ایک ایسے کتے پر پڑی جو پیاس سے بلک رہا تھا، اس کی زبان پیاس کی وجہ سے سوکھ کر باہر نکلی ہوئی تھی۔

## پاس ہی ایک کنواں تھا

لیکن کتے کے بس میں نہیں تھا کہ وہ کنوئیں سے پانی پی لے اور وہاں کوئی ڈول نہیں تھا۔ اس فاحشہ نے اپنے کپڑے جو بھی وہ اُتار سکتی تھی وہ اُتار کر رسی بنائی اپنی جوتی کو ڈول بنایا اور اس وقت تک تھوڑا تھوڑا پانی نکالتی رہی جس وقت تک کتے کی پیاس نہیں بجھ گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو اس پیار سے دیکھا کہ اس کی ساری عمر کے گناہ معاف فرما دیئے اور اس کو جنت میں داخل فرما دیا۔ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔ گناہوں کے پہاڑ بھی ہوں تو وہ ان کو معاف فرما سکتا ہے۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مختلف رنگ میں اور بھی بڑے دلچسپ واقعات بیان کر کے اس کے مختلف پہلو انسان کے سامنے رکھتے ہیں تاکہ اس کے دل میں خدا کی خشیت پیدا ہو اور اس سے محبت بھی پیدا ہو اور اس کو کبھی اپنے سے

## مغفرت کے سامان

نصیب ہو جائیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان سے اتنا پیار اور اتنی ہمدردی ہے کہ بعض دفعہ ایسی عجیب باتیں بیان فرماتے ہیں کہ گویا اللہ مجبور ہو جاتا ہے اپنے بندوں کی باتوں کو سن کر کہ چلو معاف ہی کر دو یہی ٹھیک ہے کہ خدا سے بخشش اور معافی لینے کے طریق سکھائے گئے ہیں۔ ایک موقع پر آپ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جو بالآخر ہر طرف سے مایوس ہونے کے بعد توبہ کے ارادہ سے ایک طرف چل پڑا اور پیشتر اس کے کہ وہ اپنی منزل مقصود کو پہنچتا اس کی موت واقع ہو گئی فرشتوں نے یہ معاملہ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کیا اور عرض کیا کہ اے اللہ اس سے کیا سلوک کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ توبہ کے ارادہ سے چل پڑا تھا تم یوں کرو کہ دونوں طرف کی زمین کو ناپو جس طرف اس نے جانا تھا اس طرف کی بھی ناپو اور جس طرف سے چلا تھا اس طرف کی بھی ناپو اور جس طرف کی زمین زیادہ ہو اسی کے حق میں فیصلہ کر دو اور ساتھ ہی

## خدا کی تقدیر نے یہ کیا

کہ فرشتہ جب اس طرف کی زمین ناپ رہا تھا جدھر گناہ کی طرف کی زمین تھی تو وہ زمین سمٹتی چلی گئی اور جب اس زمین کی طرف ناپ رہا تھا جو نیکی کی طرف کی زمین تھی تو زمین پھیلتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ بالآخر نیکی والا حصہ بدی والے حصہ پر غالب آگیا اور خدا نے اس

کو معاف فرما دیا۔ اب بظاہر یہ ایک عجیب سی بات لگتی ہے لیکن اگر آپ غور کریں تو یہ ایک مربوط نظام کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا ہر بدی کا بدلہ بدی سے زیادہ نہیں دیا جائے گا اور اگر اللہ چاہے تو اس بدی کو معاف بھی کر سکتا ہے یعنی اس زمین کو اور بھی چھوٹا کر سکتا ہے اور جہاں تک نیکیوں کا تعلق ہے فرمایا اس کی کوئی حد ہی نہیں ہے۔ جتنا خدا چاہے اس کو بڑھاتا چلا جاتا ہے تو یہ مضمون ہے جس کی طرف اشارہ فرمایا گیا۔ یہ کہ کر اس کی بدیوں کی زمین تنگ کر دی گئی۔ جب خدا تعالیٰ بخشش پر آمادہ تھا تو اصل بدیوں سے زیادہ تو جزا دینے کا سوال ہی نہیں تھا۔ وہ بدیاں کم کرتا چلا جا رہا تھا اور نیکیوں کی جزاء اس کے تبصرہ میں تھی وہ بڑھاتا چلا گیا۔ اسی لئے ہر قسم کے گناہوں پر ادنیٰ سے ادنیٰ نیکی بھی غالب آ سکتی ہے اگر اللہ تعالیٰ مغفرت کا ارادہ فرمائے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو توجہ دلانے کے لئے اور خدا تعالیٰ کا رحم جیتنے کے لئے ایک عجیب واقعہ بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی خشیت بھی بعض دفعہ ایسا محرک بن جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ گویا بخشش پر مجبور ہو جاتا ہے اور بخشش کے سوا اور کوئی رستہ نہیں ملتا۔

این مشتِ خاک را گر نہ بخشم چہ کنم

یہ مضمون پیدا ہو جاتا ہے۔ اس خاک کی مٹھی کو میں نہ بخشوں تو کروں کیا ایسی ہی

## ایک خاک کی مٹھی

کی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مثال دی اور فرمایا کہ ایک شخص اتنا گناہ گار تھا کہ ہر طرف سے اس کو مایوسی تھی اور وہ جانتا تھا کہ دنیا کی کوئی بدی نہیں ہے جو میں نے نہ کی ہو اس لئے جانتا تھا کہ میں نے لازماً جہنم میں جانا ہے۔ مرنے سے پہلے اس نے اپنے بچوں کو اکٹھا کیا اور یہ نصیحت کی کہ دیکھو جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا کر خاکستر کر دینا۔ ایک ذرہ بھی میرے جسم کا جلے بغیر باقی نہ چھوڑنا اور جب سارا جسم خاک بن جائے تو اسے تیز آندھی والے دن اس طرح اُڑا دینا کہ اس کا نشان بھی کہیں نہ ملے یا ایک روایت میں یہ بیان کیا ہے کہ پانی کی تیز دھار موجوں میں اسی طرح بہا دینا کہ اس کا کوئی نشان باقی نہ رہے جب وہ مر گیا تو اس کے بچوں نے ایسا ہی کیا چنانچہ خدا تعالیٰ نے

## ہواؤں اور پانیوں کو حکم دیا

کہ اس کے جسم کے سب ذرّوں کو اکٹھا کر کے پھر اس کو اصلی شکل میں تبدیل کر دو۔ اس پر جب وہ خدا کے حضور حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا اے میرے بندے تجھے کس بات نے مجبور کیا تھا کہ تو اپنے بچوں کو اس قسم کی وصیت کرے۔ اس نے کہا اے خدا میں نے اتنے گناہ کئے تھے، مجھے تیرا اتنا خوف تھا کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ اتنے گناہوں کے ساتھ تیرے حضور حاضر ہوں۔ اللہ نے فرمایا اچھا! خوف وجہ تھی تو پھر میں تجھے معاف کرتا ہوں۔

ایک طرف یہ خدا ہے اور دوسری طرف اتنا باریک بین ہے کہ انسان اور اس کے ارادوں کے درمیان حائل ہوا بیٹھا ہے۔ ایک طرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوف دلاتے ہیں تو حد کر دیتے ہیں کہ انسان ساری عمر کی نیکیوں پر بناء کرتے ہوئے کبھی اپنی بخشش کی اُمید نہیں کر سکتا۔ دوسری طرف گناہگاروں سے مایوسی دور فرماتے ہیں تو کمال ہو جاتا ہے۔ یہ ہے نصیحت کرنے والا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو ہمیں عطا ہوا ایسی جو نصیحت بھی آپ نے کی یا آپ کے نام پر کی جاتی ہے جماعت احمدیہ کو اسے تخفیف کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے ان ساری باتوں کو سمجھ کر اپنے کپڑوں کو صاف کریں کیونکہ آج صبغۃ اللہ کے بغیر دنیا کی نجات ممکن نہیں ہے اور صبغۃ اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن پہلے اپنے نفوس کو اس قابل بنائیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ اللہ کے رنگ آپ کی روح اور جسم کے ذرہ ذرہ پر حاوی اور مسلط ہو جائیں اگر یہ کجیاں یہ گندگیاں اور یہ برائیاں اسی طرح ساتھ رہیں تو ان داغوں کے اوپر تو اللہ کے رنگ نہیں چڑھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صفاتِ الٰہیہ کے رنگ میں رنگین ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

آج جمعہ کی نماز کے ساتھ نمازِ عصر جمع ہو گی۔ میں بحیثیت مسافر دوگانہ پڑھوں گا جو دوست مسافر ہیں وہ میرے ساتھ سلام پھیر دیں گے۔ مقامی دوست بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ بار بار بتانے کی اس لئے ضرورت پیش آتی ہے کہ چھوٹے بچے بھی بڑے ہو رہے ہیں۔ بعض دفعہ بڑے ہونے کے باوجود بھی بعض باتوں کی طرف توجہ نہیں رہتی تو بار بار بتانا پڑتا ہے لیکن جب آپ نے کھڑا ہونا ہو تو انتظار کریں امام دوسرا سلام مکمل کر لے تب کھڑے ہوں کیونکہ جب امام ایک سلام پھیر لیتا ہے تو ابھی وہ خود کھڑے ہونے کے قابل نہیں ہوتا اور جب تک امام نماز سے آزاد نہ ہو مقتدی آزاد نہیں ہو سکتا اس لئے جب امام دونوں سلام پھیرے تب کھڑے ہونا چاہیئے۔ اس کے نتیجہ میں آپ کے اندر ایک صبر بھی پیدا ہو گا۔ نماز میں بے صبری نماز کو ختم کر دیتی ہے اور اگر آپ اس عادت سے صبر سیکھ جائیں تو آپ کی نماز کے دیگر ارکان بھی سنور جائیں گے۔"

(منقول از الفضل ۱۲/ اپریل ۱۹۸۳ء)

# افسوس! مکرم قریشی محمد سلیمان صاحب کشمیری وفات پا گئے

## اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قادیان ۱۱/ احسان (جون) ـــ انتہائی افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ہمارے مخلص احمدی بھائی مکرم قریشی محمد سلیمان صاحب متوطن نولاب (کشمیر) جنہیں عرصہ قریباً چھ ماہ قبل بس کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئیں تھیں۔ کل پھر بس ہی کا خطرناک حادثہ پیش آنے پر بوقت قریباً چھ بجے شام بٹالہ سول ہسپتال میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم قادیان میں مستقل طور پر رہائش پذیر ہونے سے پہلے بسلسلہ ملازمت ایک عرصہ تک بھاکڑہ ڈیم میں بطور کاریگر کام کرتے رہے۔ جہاں انہوں نے اپنی نیکی اور دیانت کے ان مٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں بھاکڑہ سے ملازمت چھوڑ کر انہوں نے دوبارہ کشمیر میں ہی رہائش اختیار کر لی تھی۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ سینکڑوں روپے کی کتب خرید کر تبلیغی اغراض سے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیا کرتے تھے راہ حق میں کئی قسم کے ابتلاء آئے مگر مرحوم نے ہمیشہ صبر و ثبات کا نمونہ دکھایا ۱۹۷۶ء میں ان کی اہلیہ وفات پا گئیں۔ مخالفین نے قبرستان میں نعش کی تدفین نہ ہونے دی۔ دو روز تک انتظار کر کے جب مخالفین کی طرف سے مایوس ہو گئے تو اپنے گھر ہی کے صحن میں خود قبر کھود کر نعش کو دفن کر دیا۔ قرب و جوار میں کوئی اور احمدی موجود نہ تھا۔ خود مرحوم کے بچے بھی بہت کم سن تھے اس لئے آپ اپنے آبائی گاؤں کو خیرباد کہہ کر تلاش معاش میں نکل پڑے کئی جگہ قسمت آزمائی کی مگر کوئی مناسب حال روزگار نہ مل سکا ۱۹۷۸ء میں آپ نے اپنی ایک کم سن بچی تعلیم و تربیت کی غرض سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان کی سرپرستی میں دے دی اور پھر ۱۹۸۲ء میں اپنے باقی بچوں کے ہمراہ مستقل طور پر قادیان میں سکونت پذیر ہو گئے۔

مورخہ ۱۲/۲/۸۲ کو انہیں دارالانوار کی طرف سے سائیکل پر آتے ہوئے سوئی لائن قصوٹا چونگی کے پاس بس کا حادثہ پیش آیا۔ مسلسل تین ماہ تک زیر علاج رہ کر مرحوم صحت یاب ہو گئے۔ مگر کل مورخہ ۱۰/۶/۸۳ کو نماز جمعہ کے لئے سائیکل پر آتے ہوئے پھر اسی مقام پر آپ دوبارہ بس سے ٹکرا گئے اور چند گھنٹے بعد بٹالہ سول ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لا کر اپنی جان، جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

اسی رات بذریعہ ٹرک مرحوم کی نعش قادیان لائی گئی اور آج صبح قریباً آٹھ بجے مدرسہ احمدیہ میں کثیر التعداد احباب جماعت کی معیت میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کی نمازِ جنازہ ادا کی اور نعش کو کندھا دیا۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی اجتماعی دعا کروائی۔

اس وقت مرحوم کے دو لڑکے ایک لڑکی اور ایک نواسی قادیان میں ان کی یادگار موجود ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، بلندیٔ درجات سے نوازے اور پسماندگان کا کفیل و کارساز ہو۔ آمین

## درخواستہائے دعا:

○ مکرم سی کے علوی صاحب والی یملم (کیرالہ) مبلغ پچیس روپے امانت بدر میں ارسال کر کے درکرز کی ضد اور تعصب کے باعث کاروبار کی راہ میں درپیش پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ہے۔ ○ مکرم شیخ رفیع احمد صاحب ڈرائیور نواپٹنہ (کٹک) اڑیسہ بطور صدقت دعا میں مبلغ پچاس روپے ارسال کر کے اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے ہے ○ مکرم رشید احمد صاحب انڈول گلے اور سینہ میں تکلیف کے عارضہ سے دوچار ہیں کامل صحت کے لئے۔ قارئینِ بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

# رمضان کے روزے

(از مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ مقیم آسنور کشمیر)

روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں شامل ہے۔ حکمتِ خداوندی نے فرض روزوں کے لئے وہی مہینہ منتخب کیا جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں نفلی روزے رکھ کر اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی کے مطابق سنہ ۲ھ میں مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ یعنی اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے یہ اس لئے ہوا کہ تم تقویٰ کی نعمت سے سرفراز ہو جاؤ۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔ یہ قرآن لوگوں کے لئے ہدایت اور حق و باطل میں فرق کرنے والی نیز ہدایت کی بیّنات پر مشتمل ہے۔ پس جو شخص تم میں سے اس مہینہ میں موجود ہو وہ اس میں روزے رکھے۔

## رمضان کی وجہ تسمیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے اور روحانی جسمانی حرارت اور تپش ملا کر رمضان ہوا... ... روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارتِ دینی ہوتی ہے۔ نیز رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔ رمضان وُہ مہینہ ہے نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلّی قلب ہوتی ہے اور تجلّی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔“

(فتاویٰ احمدیہ)

**رمضان کا چاند:-** رمضان کا چاند دیکھنے کا اہتمام سنّتِ ابرار ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین رمضان کے چاند کا انتظار بڑے اشتیاق سے کرتے تھے۔ ایک خاص گہما گہمی ہوتی تھی اور ایک خاص ذوق و شوق رمضان کی برکات کے حصول کے لئے ان میں پیدا ہو جاتا تھا۔ رات کو جاگنا کثرت سے نوافل پڑھنا۔ تراویح کا اہتمام کرنا۔ قرآن کریم پڑھنا اور سننا اسی طرح ذکر الٰہی کرنا اس کے بعد تھوڑی دیر سو کر نماز تہجد اور سحری کھانے کے لئے اٹھ بیٹھنا۔ ان ہی مشاغل میں ان کی رات بسر ہو جاتی تھی اور یہی معمول ان کا مہینہ بھر رہتا تھا

## روزہ کے احکام

رسول پاک صلعم نے فرمایا:- صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّۃَ ثَلَاثِیْنَ۔ یعنی رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر روزے ختم کرو اگر بادل کی وجہ سے چاند نظر نہ آسکے تو شعبان کے تیس دن شمار کرو اسی طرح اگر شوال کا چاند دیکھنے میں دقّت پیش آئے تو رمضان کے تیس دن پورے کرو اگر ایک بستی والوں نے چاند دیکھ لیا تو دوسری بستی والے ان کے مطابق عمل کریں اگر مطلع ابر آلود ہو اور ایک شخص رؤیتِ ہلال کی گواہی دے تو اس کی گواہی کو تسلیم کر لیا جائے اور اگر ایسی حالات میں عید کا چاند دیکھنے کے متعلق دو آدمی گواہی دیں تو ان کی گواہی تسلیم کی جائے گی۔ البتہ اگر مطلع صاف تھا تو پھر ایک یا دو آدمیوں کی گواہی کافی نہ ہو گی اسی لئے تو زمانہ ہلال کمیٹیاں تشکیل کی گئی ہیں جو رؤیتِ ہلال کا فیصلہ کرتی ہیں۔

**روزہ کیا ہے؟** طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک عبادتِ الٰہی کی نیت کے ساتھ کھانے پینے۔ تعلّقاتِ زوجین قائم کرنے اور ہر اقسام بُرائیوں اور لغویات سے پرہیز روزہ کہلاتا ہے۔ روزہ دار کو چاہیئے کہ اپنا بیشتر وقت ذکرِ الٰہی میں بسر کرے اگر وہ کوئی دنیوی کام کر رہا ہو تو بھی اللہ تعالیٰ کی یاد اس کے دل سے غائب نہ ہو صرف بھوک کا پیاسا رہنا اور اپنی بد عادات کو ترک نہ کرنا روزہ کے مقصد کو پورا نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ یعنی جو شخص جھوٹ اور اس پر عمل کو ترک نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو ایسے بندے کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں رمضان کے دنوں میں صدقہ و خیرات بھی کثرت سے کرنا چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان کی ہر رات میں آپؐ پر جبریلؑ نازل ہوتے اور ان دنوں میں آپؐ اس طرح سخاوت کرتے جیسے تیز ہوا چلتی ہے

## روزہ کی حالت میں بھول کر کھانا پینا

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا اَکَلَ الصَّائِمُ نَاسِیًا اَوْ شَرِبَ نَاسِیًا فَاِنَّمَا ھُوَ رِزْقٌ سَاقَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ وَلَا قَضَاءَ عَلَیْہِ وَلَا کَفَّارَۃَ یعنی جب کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اسے پریشان نہیں ہونا چاہیئے یہ تو رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا نہ اس پر قضا ہے اور نہ کفارہ ہے البتہ اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے مثلاً روزہ یاد تھا کُلّی کی غرض سے منہ میں پانی ڈالا اور پانی اندر چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضا ضرور ہو گی لیکن نہ وہ گناہ گار ہے اور نہ ہی اس پر کفارہ ہے تاہم جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑے وہ سخت گنہگار ہے ایسے شخص پر کفارہ واجب ہو گا یعنی پے در پے اُسے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا دینا پڑے گا توبہ کے سلسلہ میں حقیقی چیز ندامت ہے جو دل کی گہرائی سے پیدا ہوتی ہے اگر یہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے لیکن اس میں کفارہ دینے کی استطاعت نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل پر بھروسہ کرنا چاہیئے اس صورت میں استغفار ہی اس کے لئے کافی ہو گا حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دہائی دینے لگا کہ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ تجھے کس چیز نے ہلاک کیا۔ اس نے عرض کی حضورؐ روزہ کی حالت میں میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں آپؐ نے فرمایا کیا تو غلام آزاد کر سکتا ہے اس نے عرض کی نہیں حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تو ساٹھ روزے مسلسل رکھ سکتا ہے اس نے کہا حضورؐ اگر ایسا ہو سکتا اور میں شہوانی جوش کو روک سکتا تو مجھ سے یہ غلطی ہی کیوں سرزد ہوتی حضورؐ نے فرمایا اچھا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو اس نے کہا غربت سے ایسا کرنے کی طاقت بھی نہیں ہے۔ حضورؐ نے فرمایا بیٹھو اتنے میں کوئی شخص ایک ٹوکری کھجوروں کی لے آیا آپ نے فرمایا اُٹھا لو اور مسکینوں میں تقسیم کر دو وہ شخص ٹوکری لے کر کہنے لگا حضورؐ مجھ سے زیادہ اور کون غریب ہو گا۔ مدینہ بھر میں سب سے زیادہ محتاج میں ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے فرمایا جاؤ اپنے اہل و عیال کو کھلا دو۔ چنانچہ وہ شخص چلا گیا اور اس نے ساری کھجوریں اپنے اہل و عیال کو کھلا دیں۔

## بعض دیگر امور

بحالتِ روزہ عند الضرورت ٹیکے لگوانا۔ قے کرنے۔ دن کو سرمہ لگانے اپریشن کرانے کھو رودارم سونگھنے وغیرہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ ایسی پسندیدہ نہیں سمجھا گیا اس لئے اس قسم کی باتیں مکروہ ہیں ان کے علاوہ کُلّی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ خوشبو لگانا۔ داڑھی اور سر میں تیل لگانا بار بار نہانا۔ آئینہ دیکھنا۔ مالش کرنا۔ پیار سے بوسہ لینا بشرطیکہ خود پہ کنٹرول رہے ان میں سے کوئی فعل بھی منع نہیں اور نہ ہی ان سے روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر جنابت کی حالت میں نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھا پی کر روزہ کی نیت کی جا سکتی ہے

## شرعی معذرات

احادیث میں روزہ کا اجرِ عظیم بتایا گیا ہے لیکن امراض و اغراض اس اجر عظیم سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں اس لئے انسان کو دعا کرنی چاہیئے کہ الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے اور اس سے محروم رہ جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ رہوں اور ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں یقین ہے کہ ایسے شخص کو خدا تعالیٰ روزہ رکھنے کی طاقت بخشے گا۔ لیکن اس کے باوجود اگر تقدیر الٰہی غالب آ جائے اور انسان بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جائے گی۔ (باقی صـ۱۱ـ پر)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

# ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

## جاپان کے چوتھے بڑے جزیرے شکوکو کا کامیاب تبلیغی دورہ

جاپان کے امیر و مشنری انچارج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد رقمطراز ہیں کہ خاکسار نے جاپان کے چوتھے بڑے جزیرے شکوکو کا بذریعہ کار آٹھ روزہ تبلیغی دورہ کیا۔ کار پر اسلامی نعرے اور اسلامی تعلیم کے چیدہ چیدہ جملے عربی۔ جاپانی اور انگریزی میں لکھے ہوئے تھے۔ لاؤڈ سپیکر بھی نصب تھا۔ جس میں سے تلاوتِ قرآن کریم، اذان اور جاپانی زبان میں اسلام کا تعارف نشر ہو رہا تھا۔ اس دورہ کے دوران ۱۸۰۰ کلومیٹر کا سفر طے کیا گیا اور کل ۷۸۰ پمفلٹ اور دیگر لٹریچر سات بڑے شہروں میں تقسیم کیا گیا دورے کے دوران چھ مقتدر اخبارات نے دورے کی دو دو کالمی خبریں دیں۔ ان چھ اخبارات کی مجموعی اشاعت دس لاکھ چھتیس ہزار ایک سو ننانوے ہے الحمدللہ یہ دورہ بہت کامیاب رہا۔

## زیمبیا کے قائمقام صدر مملکت کی خدمت میں قرآن مجید کی پیشکش

مکرم مولوی عبدالباسط صاحب مبلغ انچارج زیمبیا اطلاع دیتے ہیں کہ پچھلے دنوں خاکسار نے یہاں کے حکمران اور واحد سیاسی پارٹی (یو۔ این۔ آئی۔ پی) کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر مینزیو ملیما جو ان دنوں قائم مقام صدر مملکت بھی ہیں جبکہ وہ انتخابی مہم کے سلسلہ میں تقریر کرنے والے تھے قرآن مجید اور بعض اور کتب پیش کیں۔ موصوف نے یہ گرانقدر تحفہ شکریہ اور خوشی سے قبول کیا ملکی آئین کے مطابق واحد سیاسی پارٹی کے سیکرٹری جنرل صدر مملکت کے بعد اور وزیرِ اعظم سے بالاتر سمجھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

## سویڈن میں تبلیغی و تربیتی مساعی

سویڈن کے مرکزی مبلغ مکرم عبدالقدیر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ مارچ میں کالجز اور سکولوں کے ۳۰۰ طلباء و اساتذہ اور پادری صاحبان پر مشتمل دس افراد مشن ہاؤس آئے اسلام اور احمدیت کے بارہ میں ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ ایک وفد اسی کلومیٹر دور سے آیا۔ وفود میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

۲۳/۳/۸۳ کو دو عیسائی پادریوں سے تین گھنٹہ تک مباحثہ ہوا جب انہیں ہمارے مسئلہ پر رک اٹھانا پڑی تو تحقیق کے بعد اعتراضات کا جواب دینے کا وعدہ کر گئے ۲۴/۳/۸۳ کو ایک وفد آیا جس میں دو پادری تھے۔ دو گھنٹہ تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ ۲۸/۳/۸۳ کو ایک گروپ اساتذہ پر مشتمل مسجد آیا۔ دو گھنٹہ تک ان سے قرآن و انجیل کے موازنہ پر گفتگو ہوئی۔ کھانے کے وقت وہ ہمارے ساتھ کھانے میں بھی شامل ہوئے۔

## نونہ میں تربیتی اجلاس

مکرم مظفر احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ نونہ سی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸۳/۵/۱ کو مکرم راجہ بشیر احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم افضل خان صاحب کی تلاوتِ کلام پاک۔ عہد خدام الاحمدیہ اور بچوں کی نظم خوانی کے بعد عزیز جمشید طاہر عزیز ارشد احمد عزیز بیر دبیر احمد خاکسار مظفر احمد، مکرم نسیم احمد صاحب قائد مجلس، مکرم منصور احمد صاحب، عزیز تنویر احمد مکرم راجہ نصیر احمد خان صاحب نے تقاریر کیں۔ بعض عزیزان نے نظمیں پڑھیں اس کے بعد خدام میں اذان کا مقابلہ ہوا۔ اجتماعی دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا

## مدراس میں تربیتی اجلاس

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۸۳/۵/۱۰ کو محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقفِ جدید مدراس تشریف لائے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مورخہ ۸۳/۵/۱۲ کو مکرم محی الدین ملی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوتِ کلام پاک و نظم خوانی اور صدر مجلس کے مختصر افتتاحی خطاب کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے، محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ ہر دو تقاریر کا خاکسار تامل میں ترجمہ کرتا رہا۔ اس کے بعد گزشتہ ہفتہ میں منعقدہ تقریری مقابلہ خدام میں اول دوم آنے والے خدام کو محترم مولانا بشیر احمد صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔

## دیودرگ (آندھرا) میں دو روزہ سالانہ کانفرنس

مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲ و ۳ مئی ۸۳ء کو دیودرگ میں دو روزہ احمدیہ مسلم کانفرنس منعقد ہوئی۔ پہلے دن کا اجلاس محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم رفعت اللہ صاحب غوری کی تلاوتِ کلام پاک اور مکرم محمد شفیق احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم رفعت اللہ صاحب غوری۔ مکرم مولوی عبدالمومن صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر۔ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد اور صدر مجلس نے موقعہ کی مناسبت سے پُراثر تقاریر کیں۔ دوران تقاریر مکرم عبدالغنی صاحب صدر جماعت دیودرگ نے نظمیں پڑھیں۔

دوسرے روز کانفرنس کا دوسرا اجلاس دیودرگ کے بس سٹینڈ پر مکرم عبدالصمد صاحب یادگیری کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ مکرم عابد اللہ صاحب غوری کی تلاوتِ کلام پاک اور مکرم محمد شفیق صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم نعیم احمد صاحب ایڈووکیٹ نے بزبان انگریزی۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نے بزبان کنڑ۔ مکرم رفعت اللہ صاحب غوری اور صاحب صدر نے بزبان اردو دلچسپ اور پُر از معلومات تقاریر کیں دونوں روز شہر میں کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

## جین مت والوں کے جلسہ میں ایک احمدی کی تقریر

مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سکندرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۸۳/۵/۱۵ کو سکندرآباد میں جین مت والوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ڈیڑھ ہزار کے قریب مرد و زن شامل ہوئے منتظمین جلسہ نے جماعت احمدیہ سے بھی نمائندگی کی خواہش کی جس پر مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی کو بطور نمائندہ بھجوایا گیا دیگر مقررین کی طرح آپ کی بھی گلپوشی کی گئی۔ موصوف نے اپنی دس منٹ کی تقریر میں ویدوں کی فلاسفی اور صحف قدیمہ، حضرت مسیح موعودؑ پر روشنی ڈالی

## لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کی چار روزہ تربیتی کلاس

مکرمہ خورشید صاحبہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ حیدرآباد تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۵ تا ۲۸ مئی محلہ سعید آباد میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے تربیتی کلاس منعقد کی گئی جس سے ۲۲ ممبرات لجنہ نے استفادہ کیا۔ قرآن مجید کے ابتدائی دو رکوع اور چوتھے پارے کا گیارھواں رکوع ترجمہ سے پڑھایا گیا "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا درس دیا گیا "رسول اللہ صلعم کی باتیں" میں سے چند احادیث کا ترجمہ اور تشریح پڑھائی گئی ایک بیماری دُعا پڑھ کر تشریح کی گئی اور بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض و انعامات کن پر نازل ہوتے ہیں اور لفظ استقامت کی تشریح کی گئی۔ عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ عصر کی نماز کے بعد ممبرات نے آپس میں بیت بازی کے مقابلہ کی پریکٹس کی جو بہت دلچسپ رہی۔

## مسٹری اٹل بہاری واجپئی کی خدمت میں لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ پونچھ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۸۳/۵/۱۹ کو مسٹر اٹل بہاری صاحب واجپئی صدر بھارتیہ جنتا پارٹی پونچھ تشریف لائے۔ اگلے روز ڈاک بنگلہ میں ایک پارٹی کے دوران جس میں شہر کے معززین مدعو تھے خاکسار نے جماعت احمدیہ کا لٹریچر موصوف کی خدمت میں پیش کیا جسے بخوشی لٹریچر قبول کرتے ہوئے آپ نے جماعت احمدیہ کی مساعی کو سراہا اور کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔

خاکسار نے اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کی تعلیم اور حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض بیان کی۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین

## بیدر (کرناٹک) کے مختلف دیہات کا آٹھ روزہ کامیاب تبلیغی دورہ

مکرم حامد اللہ صاحب غوری رقمطراز ہیں کہ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی جانگلیر حمز چوڑ، کنچارہ، نیرنا، اور ہڈگی وغیرہ بیدر کے آٹھ دیہات میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے دورہ کیا گیا۔ مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب کی زیر قیادت تبلیغی وفد مورخہ ۹ رمئی کو یادگیر سے روانہ ہوا۔ الحمد للہ کہ ان تمام مقامات پر منعقد کئے گئے جلسے بہت کامیاب رہے اور مجالس سوال و جواب بھی منعقد کی گئیں۔ وفد میں مکرم سیٹھ عبد النصیر صاحب، مکرم عبد الستار صاحب، مکرم عبد البصیر صاحب، مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ کے علاوہ کچھ روز کے بعد مکرم سیٹھ رفعت اللہ صاحب غوری اور مکرم عبد الحمید صاحب جنگڑی بھی شامل ہو گئے۔ دورہ میں مختلف احمدی وغیر احمدی دوستوں نے بہت تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے آمین۔

## روٹری کلب امرتسر میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تقریر

مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش نائب ناظر امور عامہ تحریر فرماتے ہیں کہ روٹری کلب مڈٹاؤن امرتسر کی طرف سے مورخہ ۶؍۴؍۸۳ کو "MAN KIND IS ONE" کے عنوان پر منعقدہ سیمینار میں تقریر کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو بھی دعوت دی گئی چنانچہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کو نمائندہ جماعت مقرر کیا گیا۔ محترم امینی صاحب اور خاکسار مورخہ ۶؍۴ کو امرتسر گئے۔ یہ تقریب موہن انٹرنیشنل ہوٹل امرتسر میں شام ۷ بجے جناب شمو بن سیٹھ ریکٹر روٹری کلب مڈٹاؤن کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں عیسائی، سکھ، ہندو اور مسلم نمائندگان نے تقاریر کیں۔ جناب درباری لال صاحب M.L.A چیئرمین ڈاکٹر سیپلائی دیہال خصوصی مہمان تھے۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تقریر کو بہت پسند کیا گیا۔

## مجلس انصار اللہ کلکتہ کا تربیتی اجلاس

مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور جنرل سیکرٹری مجلس انصار اللہ کلکتہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸۳؍۳؍۱۶ کو مجلس انصار اللہ کلکتہ کا تربیتی اجلاس مکرم ملک عنایت اللہ صاحب (پاکستانی مہمان) کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب (بہاری) کی تلاوت کلام پاک کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔ مکرم ادریس خان صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے گزشتہ میٹنگ کی رپورٹ پیش کی اس کے بعد مکرم ملک صلاح الدین صاحب بہاری اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ نے مناسب موقعہ تقاریر کیں۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

## ناصر آباد (کشمیر) میں صوبائی جماعتوں کے نمائندگان کی دو روزہ مجلس مشاورت

مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب قائد علاقائی حلقہ ملا صوبہ کشمیر رقمطراز ہیں کہ ناصر آباد میں مورخہ ۱۴ را اور ۱۵ رمئی ۸۳ء کو جماعت ہائے احمدیہ صوبہ کشمیر کی مجالس عاملہ کے عہدیداران و نمائندگان کی پہلی مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس کی قبل از وقت مقامی اخبارات کے ذریعہ تشہیر کرائی گئی۔ مجلس مشاورت میں شرکت کرنے کے لئے جماعت ہائے احمدیہ آسنور۔ کوریل۔ رشی نگر۔ ماندوجن۔ شوپیاں۔ صوفن ناگن۔ ہیشہ داڑ۔ سرینگر۔ اسلام آباد۔ نیچ بہاڑہ۔ ہاری پاریگام۔ یاری پورہ۔ چک ایمر چھ۔ نونہشی۔ شورت اور مانلو سے نمائندگان ناصر آباد آئے۔

سنٹرل احمدیہ صوبائی کمیٹی کے زیر اہتمام منعقدہ اس مجلس مشاورت کے پانچ اجلاسات ہوئے جن کی صدارت مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک صدر صوبائی کمیٹی نے کی اجلاسات سے مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب ... از مبلغ سلسلہ مکرم ماسٹر عبد الحکیم صاحب آسنور۔ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب ... ناصر آباد۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب خورد مبلغ سلسلہ۔ مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مبلغ سلسلہ۔ مکرم عبد السلام صاحب ٹاک سرینگر اور ... پر دو گھنٹہ زیر ... جیبوم

---

صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ صوبہ کشمیر نے خطاب کیا۔ اس موقعہ پر تعلیمی، تبلیغی اور تربیتی امور سے متعلق مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔ اسی طرح رسالہ "ریویو آف ریلیجنز"، اخبار بدر اور رسالہ مشکوٰۃ کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں بھی مشورہ کیا گیا۔ کشمیر میں ایک رسالہ فرقان جاری کرنے کی تجویز پر بھی غور کیا۔

## رمضان کے روزے: بقیہ صفحہ (۹)

کیونکہ ہر کام کا دار و مدار نیت پر ہے اسی طرح سفر کی حالت میں بھی روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیس من البر الصیام فی السفر۔ یعنی سفر کی حالت میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ سفر میں تکلیف اٹھا کر جو شخص روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کی اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر و نہی میں سچا ایمان ہے۔"

علاوہ ازیں مرضعہ اور افاقہ والی عورت نیز حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت بھی روزہ نہ رکھے تاہم بعد میں جب یہ عذرات دور ہو جائیں یعنی بیمار تندرست ہو جائے۔ مسافر اپنے گھر پہنچ جائے یا کسی جگہ پندرہ یا پندرہ سے زائد دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے۔ حائضہ حیض سے پاک ہو جائے۔ نفاس کے دن ختم ہو جائیں۔ حاملہ کے بچہ پیدا ہو جائے یا دودھ پلانے والی دودھ پلانا بند کرے۔ تب ان سب پر چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا واجب ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ روزہ چھوٹنے پر فدیہ دے دیا جائے یا صدقہ دیا جائے کیونکہ کیا پتہ ہے کہ موت روزہ رکھنے دے یا نہ دے۔ ہاں اگر زندگی ملے تو ایسے لوگوں کے لئے بہتر ہو گا کہ وہ روزوں کی قضا بھی کریں۔

حدیث میں آتا ہے کہ روزہ جہاں ہمدردی اور ایثار جیسی اعلیٰ صفات پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔ وہاں روحانی طور پر خود اللہ تعالیٰ اس کی جزا ہو جاتا ہے یعنی رضائے الٰہی اور روحانی مشاہدات کی نعمت سے انسان کو نوازا جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان کے مہینہ میں غار حرا میں روزہ کے ساتھ اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور اسی حالت میں آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی گویا اسلام جیسے عظیم الشان دائمی مذہب کی بنیاد جس عبادت پر رکھی گئی وہ روزہ تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ روزہ ایک ایسا روحانی سورج ہے جس کی شعاعیں انسانیت کی تکمیل کا باعث ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ الٰہی منشاء کے ماتحت چھ ماہ کے متواتر روزے رکھے جس کے نتیجہ میں جو روحانی فیوض آپ پر نازل ہوئے ان کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے چنانچہ بعض گزشتہ نبیوں سے ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گزر چکے ہیں ان سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اس طرز کی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان پر گئے ہوئے تھے جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہو گی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے یعنی وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔ یہ روحانی امور ہیں کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں جنہیں ان امور سے خبر ملتی ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۱۶۶ تا ۱۶۵)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ماہ مبارک سے احسن رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق ...

یں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم [illegible] احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم وحید الدین صاحب شمس کی [illegible] جدید کی نظم خوانی کے بعد مکرم [illegible] مکرم وحید الدین صاحب شمس [illegible] تحریک ہیں ۔۔۔۔۔۔

# مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم خلافت کا انعقاد

● - مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ شاہجہانپور لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۷ مئی جمعہ نماز جمعہ ٹھیک ۴ بجے احمدیہ مسلم مشن میں لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ شاہجہانپور کے انتظام کے تحت مکرمہ محبوب [illegible] صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ محترمہ [illegible] قدوسیہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم اور مکرمہ مبارکہ مریم کی نظم خوانی کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعدہٗ مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ نگران ناصرات، مکرمہ آفرین بیگم صاحبہ، عزیزہ ناہید واحد صاحبہ، مکرمہ مبارکہ بریم صاحبہ، مکرمہ [illegible] منیر صاحبہ، مکرمہ عابدہ انجم صاحبہ، عزیزہ مہ جبیں بشریٰ اور عزیزہ [illegible] عزیزہ مشتری بیگم نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں اس دوران مکرمہ حفیظ قدوس صاحبہ، [illegible] مکرمہ [illegible] بیگم صاحبہ، عزیزہ مہ جبین بشریٰ اور عزیزہ مشتری بیگم نے نظمیں پڑھیں آخر میں خاکسار نے بر عایت پردہ ۲۷ مئی کی تاریخی اہمیت اور خلافت کی اہمیت و برکات کے بارہ میں بعض امور کی طرف توجہ دلائی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

● - مکرم پی ایم محمد علی صاحب مبلغ سلسلہ کوٹار تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۳ کو جلسہ یوم خلافت خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم الیس ابو بکر صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض بیان کی اس کے بعد مکرم ایم شیخ علی صاحب۔ مکرم مصطفیٰ احمد صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے خلافت کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ دعا پر اجلاس برخواست ہوا حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

● - مکرم عبد الغفار صاحب گنائی سیکرٹری تعلیم و تربیت بھدرواہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۷ کو جلسہ یوم خلافت مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا مکرم خورشید احمد صاحب منیر کی تلاوت کلام پاک اور عزیز عطاء اللہ آزاد کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبد القیوم صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب بٹ۔ مکرم محمد اقبال صاحب ملک۔ مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب، مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب منہاس مکرم مولوی عبد السلام صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ دوران اجلاس مکرم عبد الغفار صاحب اور [illegible] احمد صاحب نے

احمد صاحب بٹ نے نظمیں سنائیں اجتماعی دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

● - مکرم ولی الدین خان صاحب سیکرٹری تبلیغ یادگیر تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۳ کو مکرم محمد عبد السمیع صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت مکرم حافظ انور صاحب غوری کی تلاوت کلام پاک، مکرم عبد المالک صاحب [illegible] کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم [illegible] احمد صاحب [illegible]۔ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر بیت المال۔ مکرم مولوی عبد الدین صاحب راشد مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے خلافت کے بارہ میں تقاریر کیں۔ اس دوران خاکسار نے نظم سنائی دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔ دوران جلسہ حاضرین کی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تواضع کی گئی۔

● - مکرم میر عبد الرشید صاحب ناظم اطفال یاری پورہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۳ کو مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ عزیز شفقت اقبال خان کی تلاوت کلام پاک کے بعد اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا گیا اس کے بعد خاکسار میر عبد الرشید، مکرم میر عبد المجید صاحب۔ عزیز میر منظور احمد۔ مکرم احمد داؤد صاحب آف تنزانیہ اور صدر جلسہ نے یوم خلافت کے شایان شان مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ دوران تقاریر مکرم محمود احمد صاحب ٹاک۔ عزیزان منور احمد ٹاک۔ مبشر احمد خان اور اعجاز احمد نے نظمیں سنائیں۔ دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

● - مکرم سید بوستان احمد صاحب قائد مجلس سونگڑہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۳ کو مکرم مولوی سید غلام ابراہیم صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی غلام مرتضیٰ صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سید داؤد احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید محبوب الرحمٰن صاحب صدر [illegible] مکرم مولوی سید غلام [illegible] صاحب، مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مکرم سید فضل کریم صاحب مکرم قاری غلام مرتضیٰ صاحب۔ مکرم سید علام الدین صاحب شاہ قادری اور مکرم مولوی سید بشیر الدین صاحب نے خلافت کے بارہ میں مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب

نے نظم سنائی۔ دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

● - مکرم شمس الدین خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ سہودا تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۳ کو [illegible] احمدیہ میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم شیخ حفیظ اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شیخ [illegible] الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے جلسہ کی [illegible] بیان کی۔ اس کے بعد عزیز ایوب خان صاحب عزیز خیر و زاہد خان صاحب اور خاکسار نے اس دن کے شایان شان تقاریر کیں۔ شیخ کریم [illegible] صاحب نے (۳) دوران نظم سنائی۔ دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

● - مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ باری پورہ تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۸/۵/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ عزیزہ سعیدۃ القدوس کی تلاوت کلام پاک، خاکسار کے عہد دہرانے اور مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الوارث صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الجلیل صاحبہ اور صدر جلسہ نے خلافت کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ عزیزہ بلقیۃ القدوس نے ایک اقتباس سنایا۔ دوران جلسہ عزیزہ محمودہ نے نظم سنائی۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

● - مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ بمبئی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۹/۵/۸۳ کو جلسہ یوم خلافت مکرم سید [illegible] اللہ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم سرور احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم حامد محمود صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار محمد حمید کوثر، مکرم سہیل اقبال ابن مکرم عبد الباری صاحب۔ مکرم عبد الشکور صاحب بریکر اور مکرم ڈاکٹر محبوب احمد صاحب نے بزبان انگریزی خلافت سے متعلق مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

● - مکرم مولوی محمد [illegible] صاحب بلغ انچارج مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۵/۸۳ کی شام پانچ بجے مکرم محی الدین [illegible] صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت احمدیہ [illegible]

۔۔۔۔۔۔ اور خاکسار نے تقاریر کیں [illegible] جلسہ کے مختصر اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا [illegible] تمام [illegible] سے تواضع کی گئی

● - مکرم محمد بشیر الدین صاحب [illegible] صدر بیدر [illegible] رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۳ کو بعد نماز مغرب خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت کی کاروائی عزیز حافظ محمد یوسف صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ عزیز [illegible] نے عہد نامہ دہرایا اور مکرم طاہر احمد صاحب نے نظم پڑھی ازاں بعد عزیز جعفر شریف، [illegible] محمد جعفر صاحب، عزیز حبیب پاشاہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم طاہر احمد صاحب اور عزیز حبیب پاشاہ نے نظمیں پڑھیں۔ دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

● - مکرم شیخ حلیم الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت [illegible] تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۳ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ عزیز شیخ کریم الدین کی تلاوت اور عزیز اکبر خان کی نظم خوانی کے بعد مکرم ظل الرحمٰن خان صاحب، مکرم [illegible] خان صاحب معلم وقف جدید۔ مکرم [illegible] الحق خان صاحب۔ مکرم شیخ ابراہیم صاحب مکرم نصیر محمد صاحب، عزیز نظارت احمد خان، مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ خاکسار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اختتامی خطاب کے بعد مکرم شیخ شفیق صاحب نے اپنے بیٹے کے عقیقہ کی خوشی میں شیرینی تقسیم کی جزاہ اللہ خیراً۔

● - مکرم مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ سلسلہ ابراہیم پور (بنگال) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں مکرم آزاد حسین صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی عزیز سلطان صلاح الدین کی تلاوت سے آغاز پذیر ہوئی۔ عہد نامہ دہرانے کے بعد عزیز [illegible] نے نظم پڑھی بعدہٗ خاکسار اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

۔۔۔۔۔۔

قسط پنجم

# منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری ۱ مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء تین سال کے لئے دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

**ناظر اعلیٰ قادیان**

## منار گھاٹ (کیرالہ)

| | |
|---|---|
| صدر جماعت | مکرم ایم کے محمد صاحب |
| سیکرٹری مال | " ایم کے عبد العزیز صاحب |
| سیکرٹری تبلیغ و تربیت | " اے کنجی احمد صاحب |
| " تعلیم | " ڈی پی محمد صاحب |
| " امور عامہ خارجہ | " ایم کے عبد الرشید صاحب |
| " ضیافت | " ایم کے حیدر ماسٹر صاحب |
| " رشتہ ناطہ | " شاہ الحمید صاحب |

## وانی پلم (کیرالہ)

| | |
|---|---|
| صدر جماعت | مکرم سی کے علوی صاحب |
| سیکرٹری مال | " سی کے عبد الغفور صاحب |

## ماندوجن (کشمیر)

| | |
|---|---|
| صدر جماعت | مکرم طاہر احمد شاہ صاحب |
| نائب صدر | " احمد اللہ صاحب |
| سیکرٹری مال | " غلام رسول صاحب بانڈے |
| " امور عامہ | " حمید اللہ صاحب میر |
| " تعلیم و تربیت | " عبد الرحمٰن صاحب بانڈے |
| امام الصلوٰۃ و امین | " مولوی غلام احمد شاہ صاحب |
| سیکرٹری تبلیغ | " مولوی غلام احمد شاہ صاحب |

## کالابن لوہارکا (کشمیر)

| | |
|---|---|
| صدر جماعت | مکرم میاں نور الدین صاحب |
| سیکرٹری مال | " بشیر احمد صاحب پردیسی |
| " امور عامہ | " محمد شریف صاحب |
| " تعلیم و تربیت | " محمد عزیز صاحب |
| " تبلیغ | " عبد الحمید صاحب |

## گنڈور (آندھرا)

| | |
|---|---|
| صدر جماعت | مکرم محمد یعقوب علی صاحب |
| سیکرٹری مال | " عبد الکریم صاحب |

## تارا کوٹ (اڑیسہ)

| | |
|---|---|
| صدر جماعت | مکرم محمد جمال صاحب |
| سیکرٹری مال | " شیخ علیم الدین صاحب |
| " امور عامہ | " جبار الدین صاحب |
| " تعلیم | " کلیم الدین صاحب |
| " تربیت | " مولوی بشیر الدین صاحب |

## محمد پورہ (بہار)

| | |
|---|---|
| صدر جماعت | مکرم سید عبد النعیم صاحب ایم۔ اے |
| نائب صدر و ضیافت | " سید فیروز الدین صاحب |
| سیکرٹری مال | " شمیم الدین صاحب |
| " تعلیم و تربیت | " اظہر خاں صاحب |
| " امور عامہ | " سید عبد الباقی صاحب |

## نج بہاڑہ (کشمیر)

| | |
|---|---|
| صدر و سیکرٹری ضیافت | مکرم چوہدری عبد العظیم صاحب |
| نائب صدر و سیکرٹری امور عامہ | " ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب |
| " مال، وقف جدید و تحریک جدید | " محمد سلیم صاحب زاہد |
| آڈیٹر | " سید عبد الماجد صاحب رضوی |
| قاضی و امام الصلوٰۃ | " سید محمد شاہ صاحب سیفی |

## کشن گڑھ (راجستھان)

| | |
|---|---|
| صدر جماعت | مکرم بابو عبد الکریم صاحب |
| نائب صدر و سیکرٹری مال | " جمال الدین صاحب |
| سیکرٹری مال | " یعقوب علی صاحب |

## سادنگر، وارثی (مہاراشٹرا)

| | |
|---|---|
| صدر و امام الصلوٰۃ | مکرم عبد القادر کنور صاحب |
| سیکرٹری مال | " مجیب احمد صاحب |
| " تعلیم و تربیت | " منصور احمد صاحب |
| نائب صدر | " یوسف خاں صاحب بجلی |

## مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

جملہ انصار بھائیوں کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوتھا دو روزہ سالانہ اجتماع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ ۱۲، ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز بدھ، جمعرات منعقد ہوگا۔ تمام مجالس ابھی سے اس روحانی و علمی اجتماع میں شرکت کے لئے پوری تیاری کریں اور کوشش کریں کہ ہر مجلس سے کم از کم دو نمائندگان ضرور شامل ہوں۔ ۲۔ اجتماع کا چندہ بھی ابھی سے تمام انصار بھائیوں سے وصول کر کے جلد زعماء کرام ارسال فرما دیں۔ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

**صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان**

---

# ضروری اعلان

تمام صدر صاحبان جماعت و امیر جماعت ہائے بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت کے آخری روز یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تمام جماعتوں میں سیکرٹری مال کے علاوہ ایک عہدہ اسسٹنٹ سیکرٹری مال کا ہوگا۔ جس کا کام نادہندگان کو چندہ دہندگان بنانا اور بے شرح چندہ دہندگان کو باشرح چندہ دہندگان بنانا ہوگا۔ اسسٹنٹ سیکرٹری مال بے شرح چندہ دینے والوں اور نادہندگان چندہ والوں کی ایک فہرست مرتب کرے گا۔ اور جب ایسا شخص باقاعدہ باشرح چندہ دینے لگ جائے تو وہ اسسٹنٹ سیکرٹری مال کی فہرست سے خارج ہو کر سیکرٹری مال کی فہرست چندہ دہندگان میں شامل کر لیا جائے گا۔ اسی طرح حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو احمدی لازمی چندوں میں شامل نہیں ہوگا اُسے طوعی چندوں میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

لہٰذا ان تمام جماعتوں میں جہاں سہ سالہ انتخاب ۸۳-۱۹۸۶ء کروائے جا چکے ہیں وہاں اسسٹنٹ سیکرٹری مال منتخب کر کے اس کی اطلاع نظارت بیت المال آمد کو کر دیں۔ اس کی منظوری مرکز سے لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اُن جماعتوں میں جہاں انتخاب ہونے والے ہیں۔ وہاں بھی اسسٹنٹ سیکرٹری مال کا انتخاب کروا کر نظارت بیت المال کو اس کی اطلاع بھجوا دیں۔

۲۔ جوبلی فنڈ کی وصولی کے سلسلہ میں بھی حضور انور نے خصوصی توجہ دلائی ہے کہ جلد از جلد وعدہ جات کی وصولی ہونی چاہیئے۔ اس لئے جن جماعتوں میں سیکرٹری جوبلی فنڈ نہیں ہیں وہاں سیکرٹری جوبلی فنڈ کا انتخاب کروا کر منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں۔

**ناظر اعلیٰ قادیان**

---

رمضان المبارک میں

# صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ اُن کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو یا ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اُس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تاکہ ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے ان کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ اور سب کے روزے اور عبادات قبول فرمائے۔ آمین۔

### قادیان میں رمضان المبارک گذارنے کے بارے میں

# ضروری اعلان

بفضلہ تعالیٰ امسال رمضان المبارک کا مقدس اور بابرکت مہینہ مورخہ ۱۳ر جون ۱۹۸۳ء مطابق ۱۳ر احسان ۱۳۶۲ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے وہ دوست اور احباب جو ماہ رمضان المبارک مرکز قادیان میں گذارنے اور یہاں کے دینی اور روحانی ماحول میں روزے رکھنے، درس القرآن و احادیث سننے نیز اعتکاف بیٹھنے کے خواہشمند ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں جلد بھجوا دیں۔ اور درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے طعام کے خراجات خود برداشت کریں گے یا لنگرخانہ سے اُن کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے

امید ہے کہ احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

# عہدیداران مال توجہ فرمائیں

جملہ عہدیداران مال جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ آئندہ مرکز میں چندہ جات کی رقوم بھجواتے وقت چندہ جات کی مد وار، اسم وار تفصیل مکرم محاسب صاحب کی خدمت میں بھجوانے کے علاوہ اس کی ایک نقل نظارت ہذا کو بھی بھجوا دیا کریں تاکہ نظارت ہذا اس بات کی نگرانی کر سکے کہ جماعتوں کی طرف سے مرسلہ تفصیل کے مطابق چندہ جات کی رقوم داخل خزانہ ہو رہی ہیں۔ کیونکہ بعض اوقات جماعت کی طرف سے بروقت یہ تفصیل موصول نہ ہونے کی وجہ سے نظارت ہذا اور متعلقہ جماعت کو بھی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے۔ اور کوپن کارڈ بھجوانے میں بھی تاخیر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس پریشانی کے ازالہ کے لئے یہی ایک صورت ہے کہ دفتر محاسب اور دفتر بیت المال آمد دونوں کو تفصیل بھجوائی جائے۔ اُمید ہے کہ آئندہ عہدیداران مال اس امر کا خیال رکھیں گے۔

نظارت بیت المال آمد قادیان

# قابلِ تقلید نمونہ

مکرم میر عبدالحمید صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر اپنی چٹھی محررہ ۲۴ر ہجرت (مئی) ۱۹۸۳ء میں رقمطراز ہیں:۔

"مکرم محمد سلیم صاحب زاہد کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا۔ مکرم موصوف نے اس خوشی میں ...... مبلغ ۲۴ روپیہ دے کر نومولود کو (تحریک جدید) کے دفتر سوم میں شامل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین ...... اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین"

اللہ تعالیٰ مکرم محمد سلیم صاحب زاہد کی اس مخلصانہ پیش کش کو قبول فرمائے اور اس تعمیلی اقدام خیر کو تمہید جاریہ کی حیثیت بھی عطا فرمائے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرماتے ہوئے مخلص فدائی دین بنائے۔ آمین ثم آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

# اعلان برائے لجنات و ناصرات الاحمدیہ بھارت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا امتحان ۲۰ر اگست اور ناصرات الاحمدیہ کا امتحان ۳۱ر جولائی کو ہوگا باوجود امتحان کی تاریخیں بڑھانے کے ابھی تک سوائے چند ناصرات اور لجنہ کے تعداد نہیں ملی۔ براہِ مہربانی جلد تعداد بھجوائیں تاکہ پرچے چھپوائے جا سکیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

# جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی ادائیگی کے متعلق ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جوبلی فنڈ کی ادائیگی سے متعلق احباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام اخبار بدر مورخہ ۱۲ر مئی ۱۹۸۳ء میں شائع ہو چکا ہے حضور کا منشاء مبارک یہ ہے کہ:۔

(۱) سال ۱۹۸۳ء میں ایک تو مرحلہ وار ادائیگی کے لحاظ سے ۹/۱۵ کی نسبت سے ادائیگی میں جو کمی رہ گئی ہے اُس کو پورا کرنا ہے۔

(۲) مارچ ۱۹۸۳ء سے ۱۰/۱۵ کی نسبت سے جو دسواں مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ اس کی رقم بھی ادا کرنی ہے۔

(۳) نیز باقی ماندہ رقم وعدہ جوبلی فنڈ مرحلہ وار ادائیگی کے لحاظ سے آئندہ پانچ سالانہ اقساط کی صورت میں قابلِ ادا ہے۔ اس کو چار سالانہ اقساط میں ادا کرنے کا پروگرام بنا کر اس کا ۱/۴ حصہ بھی فروری ۱۹۸۴ء تک ادا کر دیا جائے۔ مثلاً اگر کسی شخص کا وعدہ پندرہ صد (۱۵۰۰) روپے ہے۔ اور اُس نے گذشتہ ۹ سال کے عرصہ میں کوئی ادائیگی نہیں کی ہے تو اس کو:۔

(۱) ــــ مرحلہ وار ادائیگی کے لحاظ سے ۹/۱۵ کی نسبت سے ادائیگی کرنی ہوگی ۹۰۰/- روپے

(۲) ــــ ۱۰/۱۵ کی نسبت سے فروری ۱۹۸۴ء تک قابلِ ادا رقم ۱۰۰/- "

(۳) ــــ باقی ماندہ رقم کا ۱/۴ حصہ جو ۲۹ر فروری ۱۹۸۴ء تک ادا کرنے کا ارشاد ہے۔ ۱۲۵/- "

میزان ۱۱۲۵/- روپے

نوٹ:۔ اس سے قبل جو ادائیگی ہو چکی ہوگی وہ منہا ہو جائے گی۔

جملہ احباب جماعت جنہوں نے اس بابرکت تحریک میں اپنے وعدہ جات لکھوائے ہوئے ہیں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات کے بالمقابل ادائیگی کا جائزہ لے کر مندرجہ بالا مثال کی روشنی میں جس قدر رقم قابل ادا بنتی ہے۔ اُس کی ادائیگی کی طرف جلد توجہ کر کے ممنون فرما دیں۔ تاکہ حضور کے ارشاد کے مطابق جملہ قابلِ ادا رقم فروری ۱۹۸۴ء تک سو فی صدی ادا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور اموال میں خیر و برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

# مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی تعلیمی و تربیتی ضروریات کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جو قابلِ قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیشِ نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کے لئے جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمت دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں:۔

۱ ــــ امیدوار میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہو۔

۲ ــــ امیدوار اردو بخوبی پڑھ لکھ سکتا ہو۔

۳ ــــ امیدوار قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

صدر انجمن احمدیہ نے مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف بجٹ میں رکھے ہیں۔ جو امیدوار کی تعلیمی دینی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے مدرسہ احمدیہ میں پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۴ر تبوک ۱۳۶۲ہش (۲۴ر ستمبر ۱۹۸۳ء) سے شروع ہو جائے گی۔

خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے امیدوار نظارت ہذا سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر کے اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے ماہ ظہور ۱۳۶۲ہش (اگست ۱۹۸۳ء) کے آخری ہفتہ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں تاکہ داخلہ کی منظوری سے متعلقہ امیدوار کو بروقت اطلاع بھجوائی جا سکے اور پھر وہ امیدوار مدرسہ احمدیہ قادیان میں بروقت حاضر ہو کر پڑھائی شروع کر سکے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

**بدر کی توسیع اشاعت اور اعانت آپ کا جماعتی فرض ہے۔**

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA — 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 23-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA — 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا ربر ورکس

۵۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیش کش)

لبرٹی بون مِل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

تار کا پتہ :- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز 23-5222 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶-مینگولین-کلکتہ-۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار—!! HM

برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE CALCUTTA-700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS — 600004

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔

ائیر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAH CROSS LANE,

MADANPURA

BOMBAY — 400008.

# پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر :- ۴۴۴۷۱۷

## ارشادِ نبوی

مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ (متفق علیہ)

ترجمہ :- جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو خود پورا کرے گا۔

محتاجِ دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

## حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

:- "اپنے ہمسایوں کی خبر گیری کرو۔" (مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام :-

"جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش :-

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز :-

## ملائیٹ موٹرس

۳۲ - سیکنڈ لین روڈ
سی۔ آئی۔ ٹی۔ کالونی۔
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

## ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6 ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM :- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558 } BANGALORE - 2.

## فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

| | |
|---|---|
| احمد الیکٹرانکس<br>یاری پورہ (کشمیر) | محمود الیکٹرانکس<br>انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر) |

ایمپائر ریڈیو - ٹی - وی، اوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام : سٹار بون

## سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوز - ہارن ہوفس وغیرہ وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدرآباد میں

فون نمبر :- ۴۲۳۰۱

## ریپئرنگ اور ہوٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۷ - ۱ - ۱۰ - ۱۲ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

# "اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!